THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, June 07, 2011
(71st Session)
Volume IV No.03
(Nos.1-16)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran ..………..........................	1
2.	Leave of Absence...………………………………..............	2
3	Further Discussion on the appointment of the Leader of the Opposition……..	2-46

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume –IV
No.03

SP. IV (03)/2011
130

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, June 07, 2011

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at five minutes past eleven in the morning with Mr. Chairman (Mr. Farooq Hamid Naek) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ
اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ۔ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا تَكْسِبُ
كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ۔ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ
بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ۔ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

ترجمہ: کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ
ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور
مجھے اسی کا حکم دیا گیا تھا اور میں سب سے پہلے فرمانبردار ہوں۔ کہہ دو کیا اب میں
اللہ کے سوا اور کوئی رب تلاش کروں حالانکہ وہی ہر چیز کا رب ہے اور جو شخص
کوئی گناہ کرے گا تو وہ اسی کے ذمہ ہے اور ایک شخص دوسرے کا بوجھ نہیں
اٹھائے گا پھر تمہارے رب کے ہاں ہی سب کو لوٹ کر جانا ہے سو جن باتوں میں
تم جھگڑتے تھے وہ تمہیں بتلادے گا۔ اس نے تمہیں زمین میں نائب بنایا ہے اور
بعض کے بعض پر درجے بلند کر دیے ہیں تاکہ تمہیں اپنے دیے ہوئے حکموں میں

آزمائے بے شک تیرا رب جلدی عذاب دینے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ سورۃ الانعام (آیات 162تا165)

Leave of Absence

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب Leave Applications لے لیتے ہیں۔

جناب مشاہداللہ خان صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ ۳ تا ۹ جون ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ گلشن سعید صاحبہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۳ جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکی تھیں۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Further Discussion on the Appointment of the Leader of the Opposition

جناب چیئرمین: جی کون start کرے گا۔ درانی صاحب? are you ready چٹھہ صاحب آپ۔ جی ڈار صاحب آپ بولیں۔

Senator Mohammad Ishaq Dar: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Mr. Chairman, on the point of order I would like to bring to your kind notice, I have got the copy of your speaking order which you referred yesterday in the House.

اس میں آپ نے جو issues sequence wise بیان فرمائے ہیں کہ آپ کو جناب حیدری صاحب کی طرف سے 13 members کی ایک list ملی، 13 میں سے دس JUI کے، 2 اراکین جن کی آپ کی official list میں JUI alliance کے ساتھ ہے اس کو بھی ہم نے recognize پہلے دن سے ہی کیا تھا۔ ایک رکن جن کی alliance Government and treasury benches سے تھی as per your official list of the Senate وہ حافظ رشید صاحب تھے، ان کے بارے میں ہم نے

پہلے بھی کہا تھا کہ ان کو نہیں گنا جاسکتا۔ So we have been saying کہ 13 کی بجائے 12 ارکان ہیں۔

اس کے بعد آپ نے تیسرے پیرے میں ہمارا ذکر کیا ہے۔ اس میں آپ نے فرمایا کہ جی ہم نے آپ کو total 24 members کی ایک list دی ہے جس میں 9 belong to PML(Q) who have also supported me. یہاں تک بھی factual position ٹھیک ہے۔ پھر آپ نے چوہدری شجاعت صاحب کے کسی letter کا ذکر کیا کہ انہوں نے آپ کو کوئی list furnish کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پہلا question mark یہاں ہے کہ as Chairman, you were a competent authority to decide کہ آپ ایک طرف ان 9 members کو recognize کر رہے ہیں to sit at their request in the opposition benches. دوسری طرف آپ ان کے right of vote کو ایک letter کے ذریعے withdraw or cancel کر رہے ہیں کہ ٹھیک ہے یہ letter جو treasury benches سے ایک رکن نے لکھا ہے، اس کی basis پر-----

جناب چیئرمین: نہیں، اس کی basis پر نہیں کیا۔ اگر آپ اسے پڑھ لیجیے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: دیکھیں، وہ بڑی لمبی بحث ہے۔ چھوٹے موٹے قانون کی ہمیں بھی کچھ سمجھ ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ کو بہت سمجھ ہے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: Even وزیرِ اعظم کے لیے بھی جو defection ہے، vote of no-confidence, vote of confidence, money bill and constitutional amendments.....

جناب چیئرمین: ایک منٹ، سیکرٹری صاحب! وہ جو خط لکھا تھا سیف اللہ صاحب نے اور ان لوگوں نے، وہ ذرا منگوا لیجیے تاکہ اس کی wording پڑھ کر ڈار صاحب کو بتادیں، انہوں نے لکھا کیا ہے اس کے اندر۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میں عرض کر رہا تھا کہ وہ جو 4 defection clauses آئین کے مطابق ہیں، اس پر بھی اگر کوئی رکن party line کو cross کر کے vote دے تو vote invalid نہیں ہے، vote گنا جاتا ہے۔ آپ کو بھی پتا ہے، مجھے بھی پتا ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ under

پارلیمانی لیڈر جب تک اگلا الیکشن نہیں ہوتا اور جب اگلا الیکشن ہوگا تو پھر defection clause party head move کرے گا defection process کے لیے لیکن ووٹ invalid نہیں ہے۔ ووٹ آئینی ترمیم کے لیے بھی valid ہے، ووٹ آپ کے پرائم منسٹر کے الیکشن کے لیے بھی valid ہے، ووٹ آپ کے no confidence کے لیے بھی valid ہے۔ Obviously وہ تین چیزیں قومی اسمبلی سے related ہیں اور ایک چیز یعنی آئینی ترمیم ہم سے related ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ 9 honourable members کا یہ right cancel کردینا بڑی عجیب سی بات ہے کہ آپ نے ان کو virtually ایک right of vote جو ان کا ایک آئینی حق ہے، اس سے محروم کیا۔ میرے نزدیک اور میری interpretation کے مطابق اس میں ایک flaw ہے۔

پھر آپ ان کے اس number کو اس letter کی basis پر reduce کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ جی ہمارے پھر اس کے بعد 24 میں سے member 15 رہ گئے۔ آپ نے خود ہی ذکر کیا اپنے اس order کے para 2 میں، کہ جی مجھے جو initial list ملی وہ 13 کی تھی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ on the other hand, Molana *sahib* has now the support of 19 members. پھر آپ نے breakdown دیا۔ اب breakdown کیا ہے؟ 12 آپ گن رہے ہیں JUI کے جو کہ 10 ہیں، 2 آپ گن رہے ہیں اس list سے جو آپ کی official list ہے، this is an official list which gives the independents گیارہ کی breakdown ہے، آپ کا یہ official document ہے سینیٹ آف پاکستان کا اور اس میں آپ نے 11 میں سے 9 کو alliance with the Government benches declare کیا ہوا ہے پچھلے تین سال سے۔ اسی basis پر حافظ رشید صاحب کا ووٹ ہم نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر challenge کیا تھا۔ 2 کو آپ نے alliance with JUI کیا جس کو ہم نے تسلیم کیا۔ ہم نے صرف حافظ صاحب کا ووٹ challenge کیا تھا، 13 میں سے باقی 2 نہیں کیے تھے کہ اگر ان کی alliance ہے اور آپ نے اس کو recognize کیا ہوا ہے لیکن اب آپ اپنے اسی official record کو اس order کے ذریعے reverse کرنا چاہتے ہیں کیونکہ آپ کو اس کی ضرورت ہے۔ آپ کیا لکھتے ہیں، آپ یہ فرما رہے ہیں کہ all these independent members جنہوں نے ابھی add کیا ہے یعنی 12+7=19 according to the record of the Election Commission of Pakistan یعنی سینیٹ کا ریکارڈ نہیں بلکہ record of the Election Commission of Pakistan available with the

Senate Secretariat, were elected to the Senate as independent members. اب میں اس تفصیل میں جا کر آپ کا time نہیں لیتا-----

جناب چیئرمین: نہیں نہیں، آپ کیجیے- دیکھیں ڈار صاحب! یہ آپ کا حق ہے- اب آپ اپنا case plead کر رہے ہیں، آپ جو بھی چیز مجھے دینا چاہیں، آپ بالکل دیجیے، I will look into it in a very fair manner. آپ جو بھی چیز دینا چاہتے ہیں، دیجیے- دوسری side کو بھی میں موقع دوں گا کہ وہ بھی جواب دے- We will go according to rules.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! اس میں میری گزارش یہ ہے کہ جن 7 members کا آپ نے ذکر کیا، جیسا میں نے عرض کیا کہ آپ اپنی official list کو یہاں اس بنیاد پر overrule کر رہے ہیں کہ آپ ان کو alliance with government benches سے reverse کر کے پہلے والا status دے رہے ہیں according to your speaking order جو آپ نے کل فرمایا تھا کہ "all these independent members, according to the record of the Election Commission of Pakistan available with the Senate Secretariat were elected to the Senate as independent members." ٹھیک ہے جی، دو status ہو گئے-

جناب چیئرمین: ایک منٹ، مجھے order کی ایک کاپی بھی ذرا دیجیے-

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: نو حکومت کے ساتھ، دو JUI کے ساتھ جس کو ہم من و عن تسلیم کرتے رہے ہیں اور کرتے ہیں- میں عرض کر رہا تھا کہ ہماری 3 مئی کی official list کے مطابق 11 independent members ہیں-

جناب چیئرمین: یہ کونسی list ہے؟ سیکرٹری صاحب! ذرا مجھے بھی کاپی دیجیے گا اس کی جس کا ڈار صاحب ذکر کر رہے ہیں-

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میں آپ کو ابھی فوٹو کاپی کروا کر دیتا ہوں- ان کے پاس 100 members کی party wise list ہے، اس میں independent گیارہ ہیں-

Mr. Chairman: I have not seen it, this is the reason. Please show it to me.

Senator Mohammad Ishaq Dar: I will get a photocopy for you in a minute.

یہ آپ کی official website پر بھی موجود ہے۔

جناب چیئرمین: اگر آپ کرنا چاہیں تو let us start the debate اس کے بعد پھر-----

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میں اس کو ابھی ختم کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ یہ document ذرا مجھے ضرور دے دیجیے گا۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: میں آپ کو ابھی دیتا ہوں۔ میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ یہ 11 اراکین آپ نے independent declare کیے ہیں، اس میں ان کی alliance already declared ہے، 9 کی حکومتی بنچوں کے ساتھ اور دو کی JUI کے ساتھ جس کو ہم نے ہمیشہ بصد احترام تسلیم کیا۔ اس لیے ہم نے 13 کو 10 کہہ کر کبھی challenge نہیں کیا، 13 کو 12 کہتے رہے کہ حافظ رشید صاحب ان Government benches کا حصہ ہیں۔ آپ نے اس order میں پہلا جو legally err کیا ہے میرے حساب سے کہ آپ نے ان کو پہلے status نیا دیا۔ آپ نے فرمادیا کہ یہ independent members ہیں اور الیکشن کمیشن کے record کے مطابق، یعنی سینیٹ کے record کی ضرورت نہیں ہے، اب الیکشن کمیشن کے record کے مطابق، اب کون نہیں جانتا کہ 2009 میں زرداری صاحب کے پاس، clippings موجود ہیں، اخبار موجود ہیں، ٹی وی موجود ہیں، انہوں نے پیپلز پارٹی میں شمولیت کا اعلان کیا۔ کون نہیں جانتا کہ 2010ء میں میرے بھائی سینیٹر بادینی صاحب نے پیپلز پارٹی میں شمولیت کا اعلان کیا، سارا ریکارڈ موجود ہے لیکن میں اگر آپ کی اس بات کو بھی ایک منٹ کے لیے تسلیم کرلوں کہ آپ نے ان کے declared status کو independent کرکے reverse صبح کل کے دن میں Government benches سے member کردیا۔

جناب چیئرمین! آپ خود ایک بیرسٹر ہیں اور میں آپ کو Rule 2 جس کے تحت آپ نے فیصلہ کرنا تھا، وہ میں آپ کی خدمت میں پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں۔

Leader of the Opposition means a member of a House who, in the opinion of the Chairman of the Senate, is for the time being the leader of the members in Opposition to the Government in that House;

جناب! اگر آپ ان 9 حضرات کو treat کریں Government benches میں تو پھر بھی they are not eligible to vote اور ساتھ جو آپ نے add کی ہے 12 کے اوپر بلکہ دو اور نکلتے ہیں، اگر آپ independent کریں، آپ ایک ٹکٹ میں دو مزے کیسے لے سکتے ہیں۔ Independent member means کہ اس کے اوپر کسی قسم کی کوئی قدغن نہیں ہے کہ کسی قانون پر اُدھر ووٹ دے دے، کسی چیز پر ادھر ووٹ دے دے، that is the whole beauty of the independent. So, there is always a price to pay for something. پہلے تو حکومت نے ان کو independent member سے convert کیا اور آپ جیسے honourable colleague سے مجھے یہ توقع نہیں تھی کہ ان کو ایک ہی shot میں independent declare کر دیا۔ ظاہر ہے کہ Election Commission کا record تو پہلے دن کا record ہے۔ اس کے بعد تین سالوں کی TV developments down the line پر آ کر parties join کرنا، اس کی clippings, video, اخبارات کا سارا record اور ثبوت کی موجودگی میں آپ نے ان کو convert کیا۔ چلیں! میں ایک منٹ کے لیے اس conversion کو بھی accept کر لیتا ہوں۔ اب آپ independent member کو ایک ٹکٹ میں کیسے دو مزے لینے دیں گے کہ وہ independent member اٹھ کر opposition leader کو ووٹ دے کر مرضی کا opposition leader چن لیں۔ جناب والا! اس طرح تو یہ 11 members will be the deciding vote in the future, کوئی حکومت ہو، حکومت آنی جانی چیز ہے، آج کسی کی ہے کل ہماری ہے۔

جناب چیئرمین: ڈار صاحب! ایک منٹ۔ غلام علی صاحب! ان کو complete تو کرنے دیں، he is still on his legs. آپ لوگ صبر کے ساتھ چلیں۔ ڈار صاحب! مجھے آپ clarification دیں کہ آپ جو independent members کی بات کر رہے ہیں، فاٹا کے لیے آپ کی کیا contention ہے؟ بادینی صاحب اور مگسی صاحب---

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب والا! they have the choice. ہمارے بلوچستان سے دو بھائی without party ticket independent elect ہو کر آئے تھے، فاٹا کے ممبران بھی elect ہو کر آئے تھے، everybody has a right within a certain time framework to join a party. وہ declare کر دے کہ میری PPP association سے ہے، میری association PML (Q) سے ہے، میری association PML (N) سے ہے، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جناب والا! ہم system and rules کو تو follow کریں، جو نہیں کرتے اور وہ اپنے آپ کو still independent ہی رہنے دینا چاہتے ہیں، جو کہ وہ تین سال تک نہیں تھے اور کل آپ نے ان کو independent کر دیا ہے۔ میں اس کو بھی تسلیم کرتا ہوں، اس کے باوجود پھر independent ہو کر آپ کیسے ووٹ دے سکتے ہیں، the rule is very clear کہ صرف اس نے ووٹ دینا ہے جو member of the opposition ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کی جو contention ہے، which I am understanding is that independent members can not vote for Leader of the Opposition. This is your contention.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جی بالکل۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ in the light of these submissions ان لوگوں کو جن کو آپ نے recognize کیا، آپ نے ان کو opposition benches میں جگہ دی، آئین میں ایسی کوئی قدغن نہیں کہ آپ اپنی پارٹی کی line کے خلاف ووٹ نہیں دے سکتے۔ ان چیزوں پر جن پر defection clause لاگو ہوتی ہے، ان پر بھی ووٹ دے سکتے ہیں اور ووٹ valid ہے، ووٹ گنا جائے گا، یہ نہیں کہ ووٹ invalid declare ہو گا۔ اس کے باوجود آپ نے نو معزز ممبران کے ووٹ ایک shot میں، ایک treasury member کے خط پر کاٹ دیے ہیں اور اس کے بعد آپ نے government benches کے ممبران کو جو کہ آپ کے record کے مطابق تین سال سے exist کر رہے ہیں as of even yesterday الیکشن کمیشن کے پہلے record کا سہارا لیتے ہوئے ان کو independent declare کیا۔ اگر آپ ان کو independent treat کرتے ہیں، آپ کی list میں 11 independent members موجود ہیں، جن میں ہمارے یہ معزز نو ممبران ہیں 7+2 اور دو پرانے تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر آپ نو کو نہیں declare کر سکتے۔ ہمیں

بھی اس میں ایک ممبر کا loss ہو گا، ہمارے بھی ایک honourable independent member نے ووٹ دیا ہے۔ ہمارے چودہ ہو جائیں گے لیکن یہاں پر انیس سے دس رہ جائیں گے۔ آپ اپنی fair and judicious skills کو بروئے کار لاتے ہوئے فیصلہ کریں، luckily you are a barrister and I expect justice from you and not that it should be against the law and rules. Thank you very much.

جناب چیئرمین: مندوخیل صاحب۔

سینیٹر محمد ہمایوں خان: جناب والا! میری ایک چھوٹی سی clarification ہے۔ اسحاق ڈار صاحب جو ذکر کر رہے ہیں، اس میں دو independent members ہیں، وہ شروع سے JUI کے ساتھ allied ہیں، باقی official list کے مطابق نو ممبران کو treasury benches کے ساتھ show کیا گیا ہے، جن میں میرا نام بھی لکھا ہوا تھا۔ میں کبھی بھی حکومت کے ساتھ نہیں رہا ہوں، نہ میں کبھی میٹنگ میں آیا ہوں۔ آپ check کریں کہ اس میں مجھے کیوں شامل کیا گیا ہے؟ مجھے جواب چاہیے۔

جناب چیئرمین: ایک منٹ۔ میں نے وہ list نہیں دیکھی۔ میں آپ سے clarification لے رہا ہوں۔ خورشید صاحب! ایک منٹ، آپ لوگ جب درمیان میں بولتے ہیں تو میرا thought process خراب ہو جاتا ہے۔ میں ابھی ہمایوں صاحب کے ساتھ بات کر رہا ہوں۔ ہمایوں صاحب! آپ کی contention یہ ہے اور وہ list میں نے دیکھی نہیں ہے کہ آپ کا نام بھی treasury benches میں ڈالا گیا ہے جیسے دوسروں کا ڈالا گیا ہے اور آپ treasury benches میں نہیں ہیں۔

سینیٹر محمد ہمایوں خان: جی میں شروع سے نہیں ہوں، میں کسی بھی میٹنگ میں نہیں گیا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی اب list is becoming disputable. ایک منٹ ہمایوں صاحب! میں آپ کا point لکھ لوں۔ ٹھیک ہے آپ کا point لکھ لیا ہے۔ Haroon *Sahib*, are you representing those nine people?

Senator Haroon Khan: Mr. Chairman, yes, I am going to talk on behalf of them.

Mr. Chairman: You will talk on behalf of those nine people.

یہ میرے سامنے پڑا ہوا ہے

May I read it first of all, before you start your contentions. The Secretary, Senate of Pakistan, Islamabad. This is dated 4th May, 2011. Following the decision by the leadership of PML(Q) to join the government and to sit on the treasury benches, we the undersigned members of the Senate belonging to PML (Q) wish to retain our allocated seats and remain on the opposition benches as a separate group within PML(Q):-

1 Senator Tariq Azeem Khan
2 Senator Naeem Hussain Chattha
3 Senator Gulshan Saeed
4 Senator Sardar Mohammad Jamal Khan Leghari
5 Senator Syed Javed Ali Shah

سینیٹر ہارون خان: اور جو دوسرا ہے۔

جناب چیئرمین: میں وہ بھی پڑھتا ہوں۔ پانچ کا تو یہ ہے کہ

they remain separate group within PML (Q) admitting that the PML (Q) has joined the government. Another is that, we, the undersigned would like to inform you that we have decided to retain our seats on the Opposition benches of the Senate of Pakistan:-

1. Senator Saleem Saifullah Khan
2. Senator Fauzia Fakhar-ur-Zaman
3. Senator Gulshan Saeed

پھر اس میں شامل ہیں۔

4. Senator Abdul Ghaffar Qureshi
5. Senator Haroon Khan

یہ آپ نے لکھا ہوا ہے۔ اب آپ فرمائیے۔

سینیٹر ہارون خان: جناب چیئرمین! اسحاق ڈار صاحب نے سارے numbers بتا دیے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ numbers کو رہنے دیں، آپ اپنا case plead کیجیے۔

سینیٹر ہارون خان: میں آپ سے بہت چھوٹی بات کروں گا۔ جناب والا! جب ہم elect ہو کر آتے ہیں اور پارلیمنٹ میں بیٹھتے ہیں تو Constitution یا کوئی بھی قانون ہمیں اپنے conscience کے مطابق ووٹ دینے سے نہیں روکتا ہے، نہ کوئی پارٹی لیڈر روک سکتا ہے اور نہ ہی قانون نے ہمارے اوپر کسی قسم کی پابندی لگائی ہے۔ ہاں! Constitution میں 17th Amendment کے بعد اور پھر اب 18th Amendment کے بعد یہ ضرور لکھا ہوا ہے کہ اگر آپ parliamentary party کی مرضی کے بغیر کچھ چیزوں پر ووٹ دیں گے، جیسے وزیراعظم کا ووٹ ہے یا وزیراعظم کے لیے vote of no confidence, finance Bill ہے یا Constitutional amendment ہے اور وہ Constitutional amendment بھی اگلے general election کے بعد effective ہو گی تو تب آپ Defection Clause 63 (A) کے تحت disqualify ہو سکتے ہیں۔ یہ ساری چیزیں اس وقت سینیٹ میں apply نہیں ہوتیں، سینیٹ میں صرف یہ چیز apply ہوتی ہے کہ اگر ہم اپنی parliamentary party چھوڑیں یا ہم کوئی نئی political party join کریں۔ آپ نے بالکل بجا کیا، اول تو

PML (Q) does not exist. It is the Pakistan Muslim League and we are part of Pakistan Muslim League, the parliamentary group as well as the party. We stand within that party, we have not left the party, we have not changed the parliamentary party.

Mr. Chairman: You are still in Pakistan Muslim League?

سینیٹر ہارون خان: جی جناب چیئرمین! Pakistan Muslim League (Q) is nothing. لہذا اس میں بیٹھتے ہوئے ہم نے آپ سے درخواست کی کہ ہماری سیٹیں opposition benches میں رکھیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ ہمیں صرف opposition bench کی ایک سیٹ چاہیے، اس کا یہ مطلب ہے کہ ہمیں اس august Hall میں، اس august Forum میں

we should be considered as a member in اپوزیشن کا role اختیار کرنا چاہتے ہیں، the opposition of the Senate. آپ نے ہمیں یہ سیٹیں دے دیں۔

Mr. Chairman: My question to you is, do you agree with this fact or not? You admit the fact that you are still in PML and do you agree to the fact that the PML has joined the government?

Senator Haroon Khan: Absolutely.

Mr. Chairman: Yes, OK. PML has joined the government, یہ میں نے لکھ لیا ہے اور you are still in the PML.

Senator Haroon Khan: Pakistan Muslim League has decided to join the government and we, nine Senators have decided not to sit in the treasury benches, not to be part of the government but to be considered as a member in the opposition. Here lies the point, our party leader, very honourable party leader can discipline us for not listening to what he wants us to do, but that has nothing to do with you Mr. Chairman. He can not take away our right to vote or support according to our conscience. We are doing that as a matter of principle. We have a right to make a conscious decision to sit in the Opposition and once we do that we have to be considered as a member in the Opposition and as per the definition of Rule 2 of the Rules of Procedure of the Senate, 1988,

جو سینیٹر محمد اسحاق ڈار صاحب نے پڑھے ہیں:

We have the right to select or support the leader who represents the members in Opposition. Now, by taking away that right from us, you have very respectfully Mr. Chairman, disenfranchised us, nine Senators out of hundred, you have taken away the right to choose our Leader of the Opposition and I think that is very unfair and I request you that you should reconsider your decision.

Mr. Chairman: Thank you. Chattha *sahib.*

سینیٹر نعیم حسین چٹھہ : جناب چیئرمین شکریہ۔ جو کچھ آپ نے پڑھا ہے اس کو من و عن تسلیم کرتے ہوئے کہ ہم PMLمیں ہیں، اس کے مطابق اگر ہم پر defection clauseلاگو ہوتی ہے تو وہ تین، چار چیزوں پر ہے۔ This election of the Leader of the Opposition does not fall in that category sir. تو اس لحاظ سے آپ سے ہم نے requestکی کہ ہم نے اپنی مسلم لیگ کی قیادت کو ایک اصول کے تحت کہا کہ ہمیں اس وقت پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت کو join نہیں کرنا چاہیے۔ انہوں نے differ کیا کہ نہیں، آپ کو نہیں پتا۔ ہم نے اس اصول پر deviate کیا اور ہم نے آپ سے درخواست کی کہ ہم یہیں رہنا چاہتے ہیں، اپنے لیڈر صاحبان سے بھی کہا کہ ہمیں یہاں رہنے دو۔ آپ نے ہماری درخواست کو شرف پذیرائی بخشتے ہوئے ہمیں اپوزیشن benches پر allot seats کر دیں and we are grateful to you for that reason. اب ہمارا قائد حزب اختلاف کے لیے ووٹ دینا عین آئین کے مطابق ہے within the party rules and within the rules of the Senate. اس لحاظ سے نہ ہم نے آئین کی کوئی violation کی ہے اور نہ ہم نے پارٹی کے rules کی کوئی violation کی ہے۔ جب پارٹی کا سوال for the defection clause آئے گا، میں تو اس کو بھی اچھا نہیں سمجھتا کہ ایک منتخب بندے کی مشکیں باندھ کر لیڈر کے سامنے ڈال دیا جائے کہ آپ نے ہر صورت اپنے ضمیر کے خلاف لیڈر کی مرضی کے مطابق ووٹ دیتے رہنا ہے، this is an insult of elected people. میں تو اس پر بھی اعتراض کرتا ہوں لیکن چونکہ یہ آئین میں ہے لہذا میں اسے تسلیم کرتے ہوئے for the time being عرض کرتا ہوں کہ یہ ہمارا حق ہے کہ سینیٹ میں اپنے ضمیر کے مطابق ووٹ دیتے رہیں اور جب پارٹی کی طرف سے bindingآجائے گی تو جو defection clauseہے اس میں تین، چار چیزیں ہیں جن میں قائد حزب اختلاف کا انتخاب fall نہیں کرتا تو ہمارا ایک بنیادی right to vote ہے جس کے لیے آپ نے بلاوجہ اور بلاجواز، بصد احترام عرض کروں گا آپ نے unfair فیصلہ کیا اور ہمیں اس ووٹ کے حق سے محروم کیا۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ پی ایم ایل میں ہوتے ہوئے بھی ہمارا یہ حق تھا جس سے آپ نے ہمیں بلاوجہ محروم کیا، اس پر ہمیں دکھ ہے اور ہم احتجاج بھی کرتے ہیں۔ اب ہماری گزارش یہ ہے کہ آپ fairly اسے deal کرتے ہوئے ہمارا حق ہمیں واپس کریں تا کہ ہم اپنے ضمیر کے مطابق

without injuring and without violating the party discipline, we have a right to decide our Opposition Leader. Therefore, that right must be given to us.

Mr. Chairman: Thank you Chattha *Sahib*.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار : جناب! میں کچھ documents دینا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ جو documents دینا چاہیں، آپ کا حق ہے، آپ دے دیں۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار : آپ نے فرمایا تھا کہ documents دے دیں، وہ میں دے دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اب میں JUI کو بھی سن لیتا ہوں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد : جناب والا! میری بات بھی سن لیں۔

جناب چیئرمین : ڈار صاحب نے ساری بات clear کر دی ہے لیکن آپ بھی فرمائیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ میں بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے کل اپنے وعدے کے مطابق مجھے فوراً اپنے چیمبر میں بلایا اور میں نے آپ کے فیصلے کو بغور پڑھا ہے۔ میں اس کے متعلق دو، تین اصولی باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ میں ایک بار پھر یہ وضاحت کر دوں کہ ہمارا کسی سے کوئی ذاتی اختلاف نہیں ہے ، ایک اصول کا مسئلہ ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ قانون، اخلاق ، سیاست اور ضابطے کے تحت ہی آپ کی خدمت میں اپنی معروضات پیش کریں۔

جناب چیئرمین: اسی لیے آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں ہر ایک کو سن رہا ہوں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! پہلی بات یہ ہے کہ میرے علم کی حد تک ہمارا ایوان اور دنیا بھر کے ایوانوں کے ممبرز کی تین categories ہوتی ہیں۔ ایک treasury benches ہے۔ دوسری Opposition ہے، تیسری independents category کی ہے۔ Treasury benches میں ہو سکتا ہے کہ مختلف پارٹیاں ہوں لیکن چونکہ انہوں نے ایک alliance کیا ہے اس لیے ان کو ایک treat کیا جاتا ہے۔ اپوزیشن میں ایک پارٹی ہو یا مختلف پارٹیوں کا مجموعہ ہو اگر انہوں نے اپنے آپ کو باقاعدہ ایک گروپ بنایا ہے تو وہ ایک group treat ہوتے ہیں

ور نہ وہ الگ الگ treat ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر برطانیہ کی پارلیمنٹ میں جب کنزرویٹو اقتدار میں تھے اور لیبر اپوزیشن میں تھے تو liberals ایک الگ گروپ تھا اور ان کو ایک entity کے طور پر تسلیم کیا گیا۔ Democrats کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا گیا۔ ہندوستان کی پارلیمنٹ میں بھی یہی صورت حال ہے اور اس ایوان میں بھی میں آپ کو یاد دلاؤں کہ 2003 کے بعد جو صورت حال تھی اس میں پیپلز پارٹی کے میاں رضا ربانی صاحب کو قائد حزب اختلاف بنایا گیا لیکن ہم نے اس سے اپنی entity کو الگ رکھا لیکن چونکہ ایک نمبر کا فرق تھا، ہم نے اسے issue نہیں بنایا، ہم نے ان کی تائید کی لیکن اپنی entity کو برقرار رکھا۔ 2008 کے بعد صورت حال یہ بنی کہ مسلم لیگ (ق) کو اکثریت حاصل تھی لیکن independent opposition group کو جیسے ایک گروپ کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا، ہم نے اپنی independence کو برقرار رکھا۔ پہلے اس میں مسلم لیگ (ن) شامل نہیں تھی لیکن جب انہوں نے حکومت چھوڑی تو شرکت کی اور ہم نے ان کو قبول کیا اور gracefully, چونکہ ان کے سات ممبرز تھے باقی لوگ چھ تھے تو ہم نے کہا کہ انتخاب ہو جائے اور ہم نے راجہ صاحب کو لیڈر منتخب کیا، اس سے پہلے اس گروپ کو میں lead کر رہا تھا۔ Independents اگر اپنے آپ کو Opposition میں identify کرالیں یا گورنمنٹ انہیں identify کرلے تو وہ حکومت کا حصہ ہوتے ہیں ورنہ وہ ایک الگ گروپ ہوتے ہیں اور اس پارلیمنٹ میں، اس سے پہلے کی پارلیمنٹ میں ، قومی اسمبلی میں، independents, independents کی حیثیت سے الگ رہے۔ ان کو اپوزیشن کا حصہ اس وقت سمجھا جاتا ہے جب وہ اپوزیشن کے کسی ایک گروپ کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کرلیں، ورنہ وہ independent ہیں۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ جو structure ہے اس کو آپ سامنے رکھیں اور اسے گڈمڈ نہ کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ڈار صاحب نے جو باتیں کی ہیں میں ان کی تائید کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ کی جو contention ہے اس کو ذرا in a few words بتائیے کہ کیا ہے؟

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد : دیکھیے، دو اور دو چار کی طرح میری نگاہ میں ایک treasury benches ہیں، ایک opposition ہے۔ اپوزیشن میں بھی ایک یا زیادہ گروپس ہو سکتے ہیں اور independents جو ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: Groups نہیں، آپ پارٹیوں کی بات کریں۔ پارٹیاں بھی ایک سے زیادہ ہوسکتی ہیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد : بالکل، پارٹیاں بھی ایک سے زیادہ ہو سکتی ہیں ، رہی ہیں اور اب بھی ہیں لیکن میرا کہنا یہ ہے کہ independents جب تک اپنے آپ کو اپوزیشن یا حکومت سے affiliate نہیں کرلیتے ، ایک گروپ نہیں بن جاتے تو اس وقت تک ایک discipline میں نہیں آتے، اس وقت تک وہ independents ہیں اور ان کو opposition members treat نہیں کیا جاسکتا، نہ کبھی کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: ڈار صاحب کا یہی فرمانا ہے کہ

independents are not part of Opposition or part of the government. They are independent, unless they give it in writing aligning themselves to the treasury or to the Opposition benches.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد : جنہوں نے حکومتی بنچوں پر بیٹھنا منظور کیا ہے اور حکومتی بنچوں کے ساتھ ووٹ دے رہے ہیں وہ virtually حکومتی بنچوں کا حصہ ہیں۔ اس کے بعد میں آپ کی توجہ آپ کے پیراگراف ۴ کی طرف مبذول کراؤں گا، آپ دیکھیں:

Chaudhry Shujaat Hussain, party leader of the PML (Q) has also furnished a list containing names of members of PML (Q), ANP, MQM and JUI, contending that in case members of alliance PML (Q) Senators who have signed in support of Senator Ishaq Dar are counted then the names of the members of the aforesaid party be also counted as supporters of Molana Abdul Ghafoor Haideri.

جناب چیئرمین : یہ factual چیز ہے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد : Factual ہو یا نہ ہو آپ نے جس بنا پر ان 9 افراد کو disenfranchise کیا ہے اس کی بنیاد چوہدری شجاعت صاحب کا یہ stand ہے۔ اگر ان کی یہ بات صحیح ہے تو کیا میں یہ سمجھوں کہ غفور حیدری صاحب جو میرے بڑے محترم ساتھی ہیں، کیا وہ PML (Q), ANP and MQM کو represent کر رہے ہیں۔ اس صورت میں یہ Leader

of the Opposition نہیں ان کو شاید Leader of the House ہونا چاہیے۔ اگر آپ نے ان افراد کو جو 100 فیصدی حکومت کے ساتھ تھے اور ہیں، اگر ان کے basis پر آپ نے یہ position اختیار کی ہے، disenfranchise کرنے کی تو میری نگاہ میں یہ ایک ایسی مثال ہے جس کی کم از کم میں آپ سے توقع نہیں رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں، یہ نہیں تھی۔ This was not the reason.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: اگر آپ ریکارڈ پر لائیں ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ میں اس سے agree نہیں کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہ میں نے agree کیا ہے اور نہ disagree کیا ہے۔

Senator Prof. Khurshid Ahmed: It is a basic consent where you have violated the rules.

جناب چیئرمین! میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں۔

Mr. Chairman: No, no, I have not agreed with him at all.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد: میں بڑے ادب سے کہنا چاہتا ہوں کہ تمام دلائل کو سامنے رکھ کر آپ کو اس معاملے میں اپنی اس ruling کو reconsider کرنا چاہیے۔ ہم آپ سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ انصاف کریں گے جس طرح ماضی میں کیا گیا ہے اور اگر آپ نے اس معاملے میں انصاف نہ کیا تو ہم مجبور ہوں گے کہ اور جتنے بھی ذرائع ہیں انہیں اختیار کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی راجہ ظفر الحق صاحب۔

سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین! کل بھی آپ کے غلط فیصلے کے خلاف ہم نے احتجاج کیا تھا اور 25 ارکان نے جنہوں نے اسحاق ڈار صاحب کے حق میں لکھ کر دیا تھا، ان میں سے 4, 5 نے اپنے خیالات کا آج بھی اظہار کیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب آپ کا یہ فرض بنتا ہے کہ آپ ان گزارشات کی روشنی میں اپنے کل والے فیصلے پر نظر ثانی کریں اور اس وقت تک ہم اس ایوان سے واک آؤٹ کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں۔

(اس موقع پر سینیٹر محمد اسحاق ڈار گروپ سے تعلق رکھنے والے ممبران نے واک آؤٹ کیا)

جناب چیئرمین: حاجی صاحب! ایک منٹ۔ میں ہارون صاحب سے کچھ چیزیں clarify کرنا چاہتا ہوں۔ ہارون صاحب! میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ You are in the PML.

Senator Haroon Khan: Sir, we are in Pakistan Muslim League, the parliamentary party as well as the political party.

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: جناب چیئرمین! یہ ہمارے جوابات بھی سنتے لیکن شاید میرے خیال میں یہ لوگ حوصلہ ہار چکے ہیں اس لئے وہ باقی دوستوں کی باتیں سننے کو تیار نہیں ہیں۔ اگر وہ Opposition کی بات کرتے ہیں اور اتنی بڑی بات کرتے ہیں تو پھر ان کو حوصلہ بھی ہونا چاہیے۔ ہاؤس میں بیٹھئے اور دلیل سے اپنی بات کو ثابت کریں۔ یہاں کہا گیا کہ حافظ رشید حکومت کا حمایتی ممبر تھا۔ اگر حافظ رشید صاحب حکومت کا حمایتی ممبر تھا تو پھر یہ لوگ اس سے ووٹ مانگنے کیوں گئے؟ پھر جب یہ خود مایوس ہوئے تو پھر دوسرے علاقائی دوستوں کو مجبور کیا کہ آپ ہمیں ووٹ دے دیں۔ جناب چیئرمین! یہ دوغلا پن کس طرح چلے گا۔ یہاں تو سب پڑھے لکھے لوگ ہیں آئین، دستور اور ضابطوں کو جانتے ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ چاہیے ان کو یہ تھا کہ وہ ہماری باتیں بھی سنتے اور اس کے بعد پھر تشریف لے جاتے یہ ان کا حق ہے۔

جناب چیئرمین: ہارون صاحب! مجھے ذرا clarify کریں۔ You are in PML. ٹھیک ہے۔ Right, you are still in PML. Who is the legally recognized Head of the party now?

Senator Haroon Khan: Our parliamentary Leader in the Senate is honourable Ch. Shujaat Hussain.

جناب چیئرمین: چوہدری شجاعت حسین۔ اب دوسرا سوال جو میں آپ سے کرنا چاہتا ہوں because you are a very knowledgeable person and very well read *Masha Allah*. Under Article 63 (1) (a) of the Constitution, if a member wants to leave a party, he has to resign first otherwise he will be treated as member of a party on whose ticket he has been elected. What are your views on this?

Senator Haroon Khan: Sir, my views are that........

Mr. Chairman: I am seeking assistance from you.

Senator Haroon Khan: Yes, I understand that.

Mr. Chairman: Thank you.

Senator Haroon Khan: While voting or supporting something we do not have to resign first. As I said in my remarks we can be disciplined by the party, we can be given a show cause by the party but the party leader cannot take away our right to vote according to our conscience and the Constitution allows us to vote the way we want to vote because if preambles of the Constitution wanted to stop us than they should have put all these things in the defection clause. The reasons they did not put in the defection clause, that means that we are free to vote other than these things.

Mr. Chairman: You are in the PML whose head is Ch. Shujaat *Sahib* and PML has joined the Government.

Senator Haroon Khan: Absolutely.

Mr. Chairman: Thank you.

Senator Haroon Khan: One more comment sir. The definition of the Leader of the Opposition states, the definition of the Rule 2 says "in the opinion of the Chairman Senate, he is the leader of the members in the Opposition". The rules could have said he is the Leader of the members in the parties in Opposition or it could have said, is the Leader of the parties in Opposition. Specifically it is written, he is the Leader of the members in Opposition. Therefore, it is very clear that it is not the parties in the Opposition. So, اگر وہ پارٹی لکھا ہوتا then I would have taken my case back.

Mr. Chairman: Party comprises of members.

Senator Haroon Khan: Yes, but members in Opposition, once you have given us the seats in the Opposition, we are members in the Opposition, you have recognized our right to take the choice of sitting in the Opposition. Once you have done that then are we in the Treasury or are we in the Opposition.

Mr. Chairman: Thank you. Yes, Haji Adeel *Sahib.*

سینیٹر حاجی محمد عدیل: میں احترام کرتا ہوں چوہدری شجاعت حسین کا۔ اسی طرح میں جناب اسحاق ڈار صاحب کا اور غفور حیدری صاحب کا بھی احترام کرتا ہوں لیکن میں Treasury Benches کا حصہ ہوں۔ اگر یہ لکھا گیا ہے کہ اگر ایسا ہو تو آپ یہ سمجھیں کہ MQM اور ANP کے ووٹ بھی غفور حیدری صاحب کو ملیں گے تو میں ANP کی طرف سے وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میں Treasury Benches کا حصہ ہوں اور میں Opposition Leader کے انتخاب میں اپنے ووٹ Opposition کو دینے کے لئے تیار نہیں ہوں اور نہ یہ حق کسی کو دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی سواتی صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں کوشش کروں گا کہ کوئی ایسی بات نہ کروں کہ جس سے میرے اس معزز ایوان کے کسی معزز ممبر کا دل دکھا ہو۔ مجھے اس بات پر بھی بڑا افسوس ہے کہ کل اس Chair پر انگلیاں اٹھائی گئیں جس کی عزت و احترام اور توقیر کے لئے ہم نے اس ایوان کو اور اس ایوان میں آنے کو اپنے لئے بہت بڑا عزت کا مقام سمجھا ہے۔ اس میں ظاہر ہے کہ آپ کی ذاتی دل آزاری ہوئی ہو گی اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر میری پارٹی کی طرف سے اس میں کسی طرح انگلی اٹھی ہے تو میں اس کے لئے خود معذرت خواہ ہوں اور کوشش کروں گا کہ اس Chair کی عزت اور تقدس دوبالا ہو اور ہماری طرف سے کوئی ایسی چیز نہ پیش کی جائے یا ہماری طرف سے کوئی ایسی بات نہ آئے جس سے کسی بھی معزز رکن کا دل دکھے، Chair کی طرف انگلی اٹھے جس کو ہم ایک بڑا غیر جانبدار Chair تصور کرتے ہوئے party affiliation سے بالاتر تصور کرتے ہوئے ہم نے اس seat کی اور اس Chairman کی ہمیشہ سے عزت کی ہے۔

جناب چیئرمین! میں تقریباً 2003 سے اسی سینیٹ کا ممبر ہوں۔ میں نہیں سمجھتا کہ آج جو اس ایوان بالا میں، میں معافی سے کہتا ہوں کہ جو تماشا ہم نے بنایا ہوا ہے تو میں دبے الفاظ میں یہ کہوں گا

کہ میں نہ مانوں۔ اب ہماری مصیبت یہ ہے کہ اگر ایک پارٹی کسی طرح بھی جمعیت العلمائے اسلام کے معزز ممبران کو اور ان کے دوستوں کو اور ان کے voters and supporters کو Opposition کا کردار ادا کرنے نہیں دے رہی تو میرا یہ خیال ہے کہ ہم میں کوئی کمزوری نہیں ہے۔ یہ اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ کیا ہمارے لیڈر مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے جب حکومت کو چھوڑا، جب وہ National Assembly میں گئے تو ان کی سب سے پہلی تقریر کیا تھی۔ آج میں ان کے الفاظ کو پھر repeat کر رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ آج اس National Assembly کے اندر مولانا فضل الرحمٰن کا پارلیمانی لیڈر اور اپوزیشن لیڈر چوہدری نثار علی خان ہیں۔میں سمجھتا ہوں اسی تاثر کے تحت جب ہم دس ممبران تھے تو سب سے پہلے انہوں نے یہ فیصلہ کرنا تھا کہ دس ممبران ساٹھ ممبران پر بھاری ہوتے ہیں اور مصیبت یہ ہے کہ ہم تو تیرہ ہیں اس لیے کہ جو تین ممبران جماعت اسلامی کے ہیں وہ ایم ایم اے کا حصہ ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کل پھر ایم ایم اے بنے گی، ہم ان کو بھاگنے نہیں دیں گے۔ اب بھی پروفیسر خورشید صاحب سے کہہ رہے ہیں، ہمارے معزز ممبر ہیں، ایم ایم اے انشاء اللہ تعالیٰ بنے گی، اس ملک کی ایک بہت بڑی سیاسی جماعت کی حیثیت سے آئے گی اور وہ ہماری جماعت کا حصہ ہوں گے۔

جناب والا! اب میں ان پوائنٹس کی طرف آتا ہوں جو یہاں پر اپنا version highlight کیا۔ دس ممبران ایک ہیں، تین ممبران ایسے تھے جو فاٹا سے تعلق رکھتے تھے جنہوں نے ہمیشہ جمعیت العلمائے اسلام کا ساتھ دیا ہے۔ مصیبت یہ ہے کہ پولیٹیکل پارٹی ایکٹ چونکہ فاٹا میں نافذ نہیں ہوا اس لیے وہ کسی بھی سیاسی پارٹی کا حصہ نہیں بن سکتے۔ یہ میری تشریح نہیں ہے، یہ قانون دانوں کی تشریح ہے ، یہ آپ کی تشریح ہے، یہ اس ایوان سے تعلق رکھنے والے ہر ممبر کی تشریح ہے۔ جہاں تک حافظ رشید صاحب کا تعلق ہے کہ وہ اپوزیشن یا حکومتی پارٹی کے ممبر ہیں تو انہوں نے اپنی سٹیٹمنٹ خود دی، میں ان کی زبان نہیں بن سکتا، آپ کے پاس ان کے اپنے ہاتھ سے دستخط شدہ خیالات ہیں، statements ہیں وہ بھی اتنے ہی معزز ہیں جتنا میں یا کوئی دوسرا ممبر اپنی عزت و توقیر کے لیے اس ایوان میں آیا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ انہوں نے اپنے ووٹ کا یا سپورٹ کا حق خود استعمال کرتے ہوئے آپ کو دیا تو میرا خیال ہے کہ ان کی حیثیت پر انگلی اٹھانا جائز نہیں۔

جناب والا! آپ نے بجا فرمایا کہ پی ایم ایل کے متعلق جو آپ نے ارشاد فرمایا، جو آپ نے رولنگ دی اس پر میں بات نہیں کروں گا اس لیے کہ پارٹی لیڈر بھی اس ایوان کی زینت ہیں، اس ایوان

میں بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کی رولنگ بھی ایک دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے اور میرے خیال میں ہم سب کو رولنگ ماننی چاہیے۔ جہاں تک بادینی صاحب کا اور مگسی صاحب کا تعلق ہے جس طریقے سے ہمایوں مندوخیل صاحب ایک آزاد حیثیت سے بلوچستان سے آئے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: سواتی صاحب پہلے اس کا جواب دیجیئے you are a very learned man ڈار صاحب چلے گئے ہیں مگر انہوں نے یہ پوائنٹ اٹھایا اور خورشید صاحب نے بھی اس پر بات کی ہے کہ independent members, they can not vote for the Leader of the Opposition.

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب والا! یہ منطق میری سمجھ سے باہر ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صالح شاہ صاحب بھی ووٹ نہیں دے سکتے۔ ہمایوں مندوخیل صاحب بھی ووٹ نہیں دے سکتے۔ حافظ رشید صاحب بھی ووٹ نہیں دے سکتے تو میں تو ان کے ووٹ کا اختیار نہیں چھین سکتا۔

جناب چیئرمین: اس کا legally جواب کیا ہے؟

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: اس کا فیصلہ کرنا نہ میرا کام ہے اور نہ اسحاق ڈار صاحب کا کام ہے۔ یہ کام اس چیئر کا ہے۔

جناب چیئرمین: میں آپ سے assistance مانگ رہا ہوں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: اس لیے میں اسی rule کی طرف آتا ہوں جس کو اسحاق ڈار صاحب نے آپ کے سامنے پڑھا ہے کہ

the Leader of the Opposition means a member of the House, who, in the opinion of the Chairman, not in my opinion, not in anybody else's opinion, in your opinion, in the opinion of the Chairman of the Senate is the time being member of the Opposition. You are the one who are going to give the ruling as to who is a suitable person in your opinion, who can be the Leader of the Opposition.

اب کوئی یہ کہے کہ وہ نہیں ہے یہ نہیں ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہم نے اپنا اختیار باقاعدہ طور پر آپ کی اس چیئر کو elect کرتے ہوئے دیا ہے تو پھر وہ اختیار ہم واپس نہیں لے سکتے۔ یہ چیئر کا اختیار ہے وہ یہ فیصلہ کرے کہ آیا independent یہاں ووٹ دے سکتے ہیں یا وہاں ووٹ دے سکتے ہیں

یہ ان کا اپنا اختیار ہے۔ میرے خیال میں اگر وہ کوئی پارٹی join کر سکتے ہیں، فاٹا کے لوگوں نے جتنے بھی اپنی support کے کاغذات جمع کروائے، انہوں نے کہا ہے کہ

we have been elected as independent in all their tenure sitting in this Senate, they have acted as an independent and today they are supporting as an independent candidate. I think this version or this statement should be honoured and the ruling should be given by all means that they are independent and they have full right and authority to choose their Opposition Leader.

اس لیے میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ کا فیصلہ حق کا فیصلہ ہے، standard فیصلہ ہے۔ میں یہ کوشش کروں گا کہ اپوزیشن میں بیٹھنے والے افراد کو اس بات پر آمادہ کر سکوں کہ میں نہ مانوں کی راگ الاپنے کی بجائے، کم از کم ہمیں اپوزیشن کا حصہ سمجھیں اور ایک unity کا ثبوت دیں کیونکہ اس وقت ملک کو جو مہنگائی کے مسائل ہیں، اقرباء پروری کے مسائل، کرپشن کے مسائل ہیں، جتنے بھی اس وقت ملکی مسائل ہیں ہم اس وقت اس طرف جائیں بجائے اس کے چھوٹی سی اپوزیشن کو بھی ہم مختلف ٹکڑوں میں تقسیم کر کے اپنی قوت کو کم کریں، ہمیں اپنی قوت کو بڑھانا ہے۔ اگر کوئی بھی اپوزیشن کا کردار ادا کرنا چاہے تو میرا خیال ہے کہ یہ اس کا حق ہے کہ وہ آج اس ملک کو اپنا ملک سمجھتے ہوئے، اس ملک کے عوام کے مسائل کو اپنے مسائل سمجھتے ہوئے اپنا کردار ادا کرے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی چوہدری صاحب۔

سینیٹر چوہدری شجاعت حسین: شکریہ جناب چیئرمین! آپ کا سوال یہ ہے کہ independent ووٹ دے سکتے ہیں یا نہیں؟ جناب والا! اگر independent ووٹ نہیں دے سکتے تو حکومتی پارٹی کے ارکان کیسے ووٹ دے سکتے ہیں؟ اس کا مختصر جواب ہے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ نو آدمیوں کی آپ کو لسٹ فراہم کی گئی ہے اور ان میں سے اکثر ایسے ہیں جن کو یہ کہا گیا کہ آپ ووٹ دینے کے حقدار ہیں، انہوں نے دستخط کر دیئے تھے، بعض نے دستخط بھی نہیں کئے ان کے بغیر ہی آپ کو لسٹ پیش کر دی گئی ہے۔ باقی پارٹیوں کو چھوڑیں، اے این پی ہو یا ایم کیو ایم ہو ان کے علاوہ بھی دس آدمیوں کی جو لسٹ میں نے آپ کو دی ہے، انہوں نے نو کی دی ہے، نو میں سے بھی پانچ ہیں باقی چار نہیں ہیں لیکن اگر وہ گن بھی لیے جائیں تو پھر بھی دس دوسری طرف رہتے ہیں۔ میرے خیال میں

اگر آپ گنتی کریں گے تو نو میں اگر پانچ شامل کر لیے جائیں تب بھی پورے نہیں ہوتے۔ یہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی ایس ایم ظفر صاحب a lot of legal implications come up.

سینیٹر ایس ایم ظفر: شکریہ جناب چیئرمین! اسحاق ڈار صاحب تشریف فرما نہیں ہیں، ان کا ہمیں بے حد احترام ہے۔ اگر وہ لیڈر آف دی اپوزیشن ہو جاتے تو ہم ان کا بھی خیر مقدم کرتے۔ پروفیسر غفور صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں سوال یہ ہے کہ یہاں پر جو بحث چلی ہے، مجھے ایسا اندازہ ہوتا ہے کہ صحیح نہج پر نہیں گئی۔ ہمارے ڈار صاحب جن کا ہمیں بے حد احترام ہے چونکہ ان کا اپنا ذاتی معاملہ تھا اور وہ منتخب نہیں ہو سکے باوجود اس کے کہ وہ عام طور پر بڑی ذہانت سے گفتگو کرتے ہیں۔ آج انہوں نے بھی ایک لحاظ سے پیٹڑی سے اتر کر بات کی ہے۔ ہمارے سامنے جو اس وقت مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن آپ نے چننا ہے۔ لیڈر آف دی اپوزیشن سے مراد یہ ہے کہ جو سیاسی جماعتیں اپوزیشن میں ہیں ان کا لیڈر۔ سیاسی جماعت ممبروں کا نام نہیں ہوتا، اگر آپ دیکھیں Article 63 (a) جو ہمارے آئین کی نہایت اہم provision ہے اس سے بات بالکل واضح ہو جائے گی جیسے دن کی روشنی ہوتی ہے۔ If a member of a parliamentary party composed of a single political party. آپ کے سامنے سوال یہ ہے،

Mr. Chairman: Let me read it out.

سینیٹر ایس ایم ظفر: دوبارہ پڑھ دیتا ہوں if a member of a parliamentary party composed of a single political party in a House then he آگے provisions ہیں اس کو ہم چھوڑ دیتے ہیں۔ ان میں سے کوئی کارروائی کرے گا will be defected. یہاں پر پاکستان مسلم لیگ جسے پاکستان مسلم لیگ قائد اعظم بھی کہا جاتا ہے وہ single political party ہے اور اس کا فیصلہ دیکھنا ہے کہ وہ حکومت میں ہے یا اپوزیشن میں ہے۔ آپ کے پاس اطلاع آچکی ہے کہ پاکستان مسلم لیگ قائد اعظم کی قیادت نے فیصلہ کیا کہ وہ حکومت میں جائیں گے آپ انہیں یا تو حکومت میں گن سکتے ہیں یا اپوزیشن میں گن سکتے ہیں، آپ کو یہ اختیار آئین نہیں دیتا ہے کہ یہاں بیٹھے ہوئے ایک single political party کو آپ دو طریقوں سے دیکھ

سکیں آپ نے ہمیں ایک ہی انداز میں دیکھنا ہے۔ ہم اپوزیشن میں ہیں یا ہم حکومت میں ہیں، ساری کی ساری پارٹی کو اگر آپ نے ان کے کہنے کے مطابق اپوزیشن میں گنا ہے تو اس ساری پارٹی کو اپوزیشن کہنا ہوگا آپ پارٹی کو split نہیں کر سکتے اور خاص طور پر اپوزیشن لیڈر کے معاملے میں بحث کو غلط راستے میں لے جایا گیا ہے۔ دیکھنا تو یہ ہے کہ پولیٹکل پارٹی کس جگہ پر بیٹھی ہوئی ہے اور آیا ان کے ممبران کو حق پہنچتا ہے کہ وہ لیڈر آف دی اپوزیشن کے لیے ووٹ دیں۔ پولٹیکل پارٹی پاکستان مسلم لیگ قائد اعظم اس وقت اتفاق سے حکومتی پارٹی بن چکی ہوئی ہے اب وہ حکومتی پارٹی بن گئی ہے تو اس کے سارے ممبران اس وقت تک اپنا ووٹ اپوزیشن لیڈر کے لیے نہیں دے سکتے کیونکہ ان کی classification as a member of the Opposition Party نہیں آسکتی۔

More important item is, are they members of the Opposition party? If they are not the members of the Opposition party, they cannot vote for a particular leader of the Opposition. They don't have that category, they don't have that qualification.

یہ کہنے کے بعد یہاں پروفیسر خورشید صاحب نے بھارت کا حوالہ دیا کہ وہاں بھی ایسے split ہو جاتا ہے آپ کو مجھ سے زیادہ معلوم ہوگا کہ بھارت میں باقاعدہ آئین میں ترمیم کی گئی ہے اور آئین میں یہ بات لکھی گئی ہے کہ اگر political party پارلیمنٹ میں آکر دو حصوں میں تقسیم ہو جائے خاص ratio کے مطابق وہ جا کر سپیکر اور چیئرمین صاحب سے آپ اپنے دو پارٹیوں میں تقسیم ہونے کا اعلان کروا لیتے ہیں اگر ہمارے صاحبان جو ووٹ دینا چاہتے ہیں کہ ہمارا right of vote ہے میں ان کی رائے کے ووٹ کو تسلیم کرتا ہوں۔ ووٹ کا بہت بڑا right ہوتا ہے اگر وہ اپنے right of vote کو استعمال کرنا چاہتے ہیں تو right of vote کے ایماندارانہ استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اس پارٹی کو چھوڑ کر دوسری پارٹی کو join کر جائیں۔ Defection clause کا risk لیں اور اپنے right of vote کو exercise کریں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

اس سے پہلے right of vote exercise نہیں ہو سکتا۔ جناب! جہاں تک فاٹا کا تعلق ہے۔ فاٹا کا معاملہ آئین کے ذریعے شاید طے نہ ہو سکے۔ فاٹا کے ممبران کے متعلق جو اب تک جو قانونی

اصطلاح ہے اس کے مطابق فاٹا کے ممبران ایک آزاد ممبران کے طور پر چنا جاتا ہے اور ان کے electoral college بھی بالکل علیحدہ ہیں مجھے ایسے دکھائی دیتا ہے کہ they have free franchise in the assembly. At any point of time, they can decide to support either the leader of the House or the Leader of the Opposition. This is on account of special situation as the members of the FATA. So, let us decide on the legal basis.

ہماری پارٹی کی طرف سے ڈار صاحب آجائیں تب بھی خوش آمدید، عفوری صاحب بیٹھے ہیں ان کو بھی ہم جی آیاں نوں، کہتے ہیں لیکن آپ سے استدعا یہ ہے کہ ہماری پارٹی کو اس سیٹوں کے علیحدہ کرنے کے ساتھ آپ دو پارٹی میں تقسیم نہیں کرسکتے اور نہ کیجئے گا۔ یہ بہت بڑی غلط بات ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: ظفر صاحب ایک اور چیز کے بارے میں آپ بتائیں، if you can clarify me ڈار صاحب کی جو contention ابھی تھی کہ independents cannot vote خورشید صاحب ذرا آگے جاتے ہیں۔

They can only vote if they join either the Government or the Opposition.

سینیٹر ایس ایم ظفر: میں نے یہ بتایا ہے کہ they have free franchise.

جناب چیئرمین: Independent ہیں۔

Senator S.M Zafar: They are free. They don't have any taboo, they don't have any ties. That seems to be one answer. Otherwise I have nothing more to say on this.

جناب چیئرمین: حافظ رشید صاحب موجود ہیں۔ حافظ رشید صاحب میرا آپ سے ایک سوال ہے باقیوں سے بھی میں پوچھوں گا کہ ایک لسٹ prepare ہوئی ہے جو ابھی ڈار صاحب نے مجھے دی ہے۔ جس پر آگے لکھا ہوا ہے alliance with the Government benches, alliance with the JUI اور ابھی اسی پر ہمایوں مندوخیل صاحب کے آگے alliance with the Government benches انہوں نے ڈار صاحب کے لیے ووٹ کیا اور انہوں نے بڑی categorically کہا ہے کہ میں نے کبھی alliance with the Government نہیں کیا

ہے۔آپ کے بھی نام کے آگے حافظ صاحب لکھا ہوا ہے۔ alliance with the government benches آپ کا بھی گورنمنٹ سے alliance ہے یا نہیں ؟

سینیٹر حافظ رشید احمد: مجھے تھوڑا موقع دے دیں۔

جناب چیئرمین: انہوں نے تو categorically دو الفاظ میں کہا ہے کہ نہیں ہے۔آپ بھی مجھے دو لفظوں میں بتائیے کہ آپ کی alliance with the government benches ہے یا نہیں۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: میں اپنی باتوں میں ذکر کروں گا مگر مجھے دو تین منٹ دے دیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، میرے سوال کا جواب دے دیں۔ پھر آپ جو explanation دے دیں۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: میں عبدالغفور حیدری صاحب کو اپنا ووٹ دے دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ووٹ کی میں بات نہیں کر رہا ہوں۔ حافظ صاحب میں آپ سے بڑی بات پوچھ رہا ہوں۔ہمایوں مندوخیل صاحب کا یہاں لکھا ہوا تھا clearly alliance with the government benches, he has categorically stated that he never had any alliance with the Government bench اور یہ چیز یہاں غلط لکھی گئی اسی کو مد نظر رکھتے ہوئے میں آپ سے یہ سوال کر رہا ہوں کہ آپ نے کوئی لکھا کر دیا ہوا ہے۔ do you have alliance with the government benches or not?

سینیٹر حافظ رشید احمد: نہیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے یہ بھی record پر آ گیا کہ یہ بھی کہتے ہیں کہ نہیں ہے۔ باقی لوگوں سے بھی بلوا کر پوچھا جا سکتا ہے سیکرٹری صاحب۔جی حافظ صاحب، please carry on جی، ریحانہ صاحبہ آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں۔آپ کا اس سے کوئی تعلق تو نہیں ہے مگر آپ بات کرنا چاہتی ہیں تو کر لیجئے۔

سینیٹر ریحانہ یحییٰ بلوچ: میں ذرا clear کر دوں کہ میں نے جب ڈار صاحب کے لیے sign کیا تھا تو تب ہم government benches میں نہیں تھے۔ Now, I don't know what my position will be if my name is on that list.

Mr. Chairman: Will you check up with the Secretary *sahib*? Gulshan Saeed *sahiba*.

سینیٹر گلشن سعید: جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ ہم نے apply کیا تھا اور ہم پہلے ہی ادھر ہی اپوزیشن بینچز پر بیٹھے ہوئے تھے تو ہمیں ادھر ہی رکھا جائے۔ آپ نے ہماری سیٹیں بھی بدل دی ہیں یہاں چوتھی لائن سے پانچویں لائن میں لے آئے ہیں یہ بھی بڑی زیادتی کی بات ہے، میری جگہ پر پتا نہیں کون بیٹھے ہوئے ہیں میں کل اپنی سیٹ لوں گی۔ آپ جس کو جہاں مرضی بٹھائیں مگر میری سیٹ وہاں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے ہم سے ووٹ کا حق لے لیا یہ بھی بڑی غلط بات ہے۔ دیکھیں کسی ممبر سے ووٹ کا حق نہیں لیا جاسکتا یہ میں آپ کو بتا رہی ہوں آپ اس کو دیکھیں میں حیدری صاحب کو ووٹ دوں یا ڈار صاحب کو ووٹ دوں یہ میری صوابدید ہے مگر ہمیں الگ بٹھانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ ہم سب سے ووٹ کا حق لے سکتے ہیں، یہ نہیں ہے۔ یہ بڑی ناانصافی کی بات ہے آپ اس پر غور کریں۔ باقی سارے لوگ چلے گئے ہیں میں بھی جاتی ہوں میں نے سنا ہے کہ وہ walkout کر گئے ہیں، میں ذرا دیر سے آئی تھی تو ہماری سیٹیں اسی لائن میں واپس کر دیں میں آپ کی بڑی شکر گزار ہوں اور ہمیں ووٹ کا بھی حق دیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، حاجی غلام علی صاحب، آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر حاجی غلام علی: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، شکریہ جناب چیئرمین صاحب! آج ایک اہم موضوع پر بات ہو رہی ہے۔ محترم اسحاق ڈار صاحب، پروفیسر خورشید صاحب اور راجہ ظفر الحق صاحب اپنے خیالات کا اظہار کر کے باہر چلے گئے۔ ہمارے لیے بڑے قابل احترام ہیں اور ہم کوشش کرتے ہیں ان حضرات سے سیکھیں لیکن قانون کی بات تو محترم رضا ربانی صاحب، ایس ایم ظفر صاحب اور اس پایہ کے لوگ کریں گے میں ایک سیاسی کارکن ہوں اور میں سیاسی استحکام اور سیاسی مضبوطی کی بات کروں گا مجھے انتہائی افسوس ہوا کہ جب میں نے ڈار صاحب کی باتیں سنیں کہ اگر انہیں کوئی ووٹ دے چاہے وہ جہاں سے بھی آئے جس طرح سے بھی آئے تو سب کچھ ٹھیک ہے۔ جیسے پنجاب حکومت میں لوگ آگئے ڈار صاحب خاموشی سے بیٹھے ہیں اور ٹھیک ہے۔ جمہوریت کے استحکام کی بات نہیں کرتے، یہ نہیں کہتے کہ بھئی ایک پارٹی، اگر کل میں JUI سے جا کر پاکستان پیپلز پارٹی کو ووٹ دوں یا آج مسلم لیگ (ن) کے کچھ MNAs پیپلز پارٹی میں ووٹ دے دیں تو پھر یہ شور

مچائیں گے کہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے اور دبا رہے ہیں اور ظلم ہو رہا ہے لیکن خود ساٹھ آدمی بٹھائے ہوئے ہیں وہ ان کو نظر نہیں آرہے ہیں اور آج record کی درستگی کے لیے اور پاکستانی قوم کو بتانے کے لیے اور اس جمہوریت کو کمزور کرنے والوں کی آج نشان دہی ہونی چاہیے آج کیسے یہ کہہ رہے ہیں کہ اس سینیٹ کے معزز اراکین جو خود یہ کہتے ہیں کہ یہ سینیٹ کے ممبرز ہیں لیکن یہ کہتے ہیں کہ یہ independent منتخب ہوئے ہیں کیونکہ انہوں نے دستخط نہیں کیے ہیں تو یہ ووٹ نہیں دے سکتے میرے خیال میں اس طرح کی بات شاید dictator کے زمانے میں بھی نہیں ہوئی ہے ۔ dictatorsنے بھی ان سے ووٹ لیا، dictator بھی یہ نہیں کہتے ہیں کہ ان کا ووٹ cast نہیں ہو سکتا لیکن ایک بڑے منجھے ہوئے سیاستدان کی زبان پر یہ بات آئی کہ یہ ووٹ نہیں دے سکتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان مسلم لیگ، جس کی قیادت نواز شریف کر رہے ہیں، صرف لوٹا کریسی پر ایمان رکھتی ہے۔ وہ جمہوریت پر ایمان نہیں رکھتی، ورنہ آج جمہوریت کی، جمہوریت کی مضبوطی کی بات ہوتی۔ اس ایوان کی بالادستی کی بات ہوتی۔ وہ خود کہتے کہ ہم اس طرح نہیں کریں گے۔ ایک طرف اس کے ممبر آج بھی کہہ رہے ہیں کہ چوہدری شجاعت صاحب ہمارے لیڈر ہیں۔ میں محترم اسحاق ڈار صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کل پیپلز پارٹی کے دس افراد، اے این پی کے پانچ افراد، درخواست دے دیں گے، وہ ادھر آکر ہمیں ووٹ دیں گے۔ کیا اس طرح ہو سکتا ہے؟ محترم ظفر صاحب نے نہایت صاف و شفاف الفاظ میں کہا کہ پارٹی ایک ہوتی ہے۔ ہماری بات چل رہی تھی، انہوں نے یہ کہا کہ مسلم لیگ (قائداعظم) پر کام مت کرو، یہ ووٹ نہیں دے سکتا۔ ورنہ مسلم لیگ (قائداعظم) کے ایک رکن نے حلفیہ، اللہ پاک کا نام لے کر قسم کھائی کہ میں جمعیت علمائے اسلام میں شامل ہوتا ہوں۔ اس میں اسحاق ڈار صاحب بھی بیٹھے تھے۔ اس میں یہ پانچ افراد بیٹھے تھے۔ یہ سب لوگ بیٹھے تھے لیکن انہوں نے جب کہا کہ ان کو مت چھیڑو تو ہم نے اس پر ہاتھ ہلکا رکھا۔ آج یہ ان کے ساتھ مل گئے۔ کل یہ ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اسحاق ڈار صاحب! یہ بہت معمولی کرسی ہے۔ چھ مہینوں کی کرسی ہے۔ ہم نے اس ملک میں جمہوریت کی مضبوطی کے لیے کام کرنا ہے۔ کیوں آپ حزب اختلاف میں دراڑیں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں؟ آئیے، بیٹھیے، بات کریے۔ آپ نے گزشتہ تین سالوں سے حکومت کے ساتھ نورا کشتی شروع کی ہوئی ہے۔

سینیٹر محمد ہمایوں خان: جناب کورم نہیں ہے۔

سینیٹر حاجی غلام علی: پنجاب میں ایک انجیکشن لگ جاتا تو اس وقت سب کچھ ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اس لیے میرے محترم نے کہا لیکن ان کو یہ باتیں سننا گوارا نہیں کہ پاکستان کے اٹھارہ کروڑ عوام یہ سن لیں کہ پاکستان مسلم لیگ آمریت کے لیے کام کر رہی ہے، جمہوریت کے لیے نہیں۔ اس لیے میرے بھائیو! ہم یہ کہتے ہیں کہ آئیے اس ملک میں جمہوریت کو مضبوط کرنے کی ہم کوشش کریں۔ یہ باتیں کہ اگر آپ کو کوئی ووٹ نہیں دیتا تو وہ ووٹ دینے کے حقدار نہیں ہے۔ یہ بہت غلط بات ہے۔ میں اپنے محترم اسحاق ڈار صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں، جب جے یو آئی نے حکومت چھوڑ دی، جب ایم کیو ایم نے حکومت چھوڑ دی اور مسلم لیگ (قائد اعظم) اپوزیشن میں تھی تو کیا ہم تینوں مل کر قومی اسمبلی میں مسلم لیگ (ن) سے زیادہ نہیں تھے؟ کیا ہم نے یہ درخواست دی؟ نہیں۔ جمہوریت کا تقاضا یہ ہے کہ بڑی پارٹی کو لوگ دعوت دیتے ہیں۔ چھ آدمیوں کی سرپرستی کرنے والے، تیرہ آدمیوں کو کس طرح کہتے ہیں کہ ایک فرد کی جماعت، ایک فرد کی پارٹی، ایک سینیٹر کی پارٹی کو، بیس پارٹیوں کو اکٹھا کر کے دس ممبر بنے ہیں۔ ہم تیرہ ممبر ہیں۔ میں اپنی قوم کو یہ بتانا چاہتا ہوں۔ اسحاق ڈار صاحب! میں آپ سے پھر پوچھوں گا، میں ایک سیاسی کارکن ہوں، کل کسی بھی ایوان میں دوبارہ بیٹھوں گا، صوبائی اسمبلی میں یا قومی اسمبلی میں یا اس سینیٹ میں کہ کل کوئی اکثریتی جماعت ہو، اس کے ساٹھ ممبر ہوں اور حکومت بنانے کی دعوت تیس ممبر والی پارٹی کو دے دی جائے اور باقیوں کو اپنے ساتھ ملائے تو اس وقت آپ کا رد عمل کیا ہو گا۔ یہ ریکارڈ پر لائیں تاکہ ہم کہہ سکیں کہ تیس افراد والے کو حکومت دے دو۔ آج آپ کی جماعت چھ معزز اراکین کی نمائندگی کرتی ہے اور ہم تیرہ کی نمائندگی کرتے ہیں۔ آپ خود مانتے ہیں کہ آپ بارہ ہیں۔ ایک آزاد ہے۔ ہم تیرہ کی نمائندگی کرتے ہیں اور باقی ہمارے ساتھ ہیں تو کس طرح آپ کہتے ہیں کہ مجھے دعوت دو کہ میں قائد حزب اختلاف بنوں۔ یہ تو جمہوریت پر شب خون مارنا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ جمہوریت کے لیے کتنا کام کرتے ہیں اور آمریت اور جمہوریت کو تباہ کرنے کے لیے کتنا کام کر رہے ہیں۔ محترم چیئرمین صاحب! آپ کی رولنگ، ایک تاریخی رولنگ ہے۔ جمہوریت کے لیے ہمیں کام کرنا چاہیے۔ ہم پہلے بھی یہ کہہ رہے تھے، آج بھی جمعیت علمائے اسلام کا یہ موقف ہے کہ ایوان میں جس کی بھی اکثریت ہو، سب سے پہلے اس کو دعوت دی جائے تاکہ جمہوریت مضبوط ہو۔ جمہوریت پھلے پھولے اور جمعیت علمائے اسلام روز اول سے اس کے لیے کام کر رہی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے دوست، بھائی سمجھ جائیں گے

اور اگر آپ کرسی کو اتنا ہی چاہتے ہیں تو خدارا! جائیں اور پیپلز پارٹی میں شمولیت اختیار کریں تا کہ حکومت میں شامل ہو جائیں۔ پھر یہ کام آپ کریں۔ اس لیے ہم کہتے ہیں کہ پنجاب میں بھی انہوں نے اسی طرح حکومت بنائی ہے اور ہم خاموش ہیں۔ اگر قومی اسمبلی میں ان سے پانچ اراکین الگ کر دیے جائیں تو پھر ان کی چیخ و پکار دیکھیں۔ اس لیے جو دوسرے کے لیے پسند کرتے ہو، وہ اپنے لیے بھی پسند کرو۔ یہی جمہوریت ہے، یہی انسانیت ہے، یہی مسلمانی ہے اور یہی کامیابی ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی حافظ رشید صاحب۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: پہلے رولنگ دے دیجیے۔ انہوں نے کورم کے بارے میں کہا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ نے کورم کے بارے میں کہا ہے؟ کورم پورا ہے۔ شکریہ ہمایوں صاحب۔ جی میاں صاحب۔ آپ آخری مقرر ہوں گے۔ جی حافظ صاحب! ایک منٹ۔ سیکرٹری صاحب! جو independent کی لسٹ ہے میں نے اس کے بارے میں دو سے تو پوچھ لیا ہے۔ ہمایوں صاحب سے بھی پوچھ لیا اور حافظ رشید صاحب سے بھی، باقیوں کو بھی بلا لیجیے تا کہ میں ان سے بھی clarify کر لوں کہ ان کی leanings کدھر ہیں، alliance کدھر ہے؟ کیونکہ آپ نے ہمایوں صاحب کا لکھا، انہوں نے منع کر دیا۔ آپ نے ادھر یہ لکھا، حافظ صاحب نے منع کر دیا تو باقیوں سے بھی میں پوچھنا چاہوں گا۔ جی حافظ صاحب! آپ کی کوئی نئی بات ہے۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: آپ میاں صاحب کو پہلے سن لیجیے۔

جناب چیئرمین: نہیں، میاں صاحب کو میں آخر میں سنوں گا۔ وہ آخری مقرر ہیں۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: ٹھیک ہے جی۔ آپ کی رولنگ ہمیں منظور ہے۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: جناب والا! انہوں نے ووٹ دینے کا حق خود استعمال کیا ہے۔ میرے خیال میں دوبارہ ان سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: پوچھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: جب آپ کی ruling آ گئی تو اس کے بعد پوچھنے کے کیا معنی ہیں؟

جناب چیئرمین: یہ میں دیکھ لوں گا۔

(مداخلت)

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: جنہوں نے اس پر دستخط کیے ہیں تو اس طرح سے پھڈا پڑ جائے گا۔

جناب چیئرمین: حافظ صاحب! آپ نے کوئی نئی بات کرنی ہے؟ آپ سے میں نے بات پوچھ لی ہے۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: میں دو تین منٹ بات کروں گا۔

جناب چیئرمین: دو منٹ میں آپ بات کر لیجیے۔

سینیٹر حافظ رشید احمد: جناب! ناانصافی نہ کریں۔ دوسروں نے جتنی دیر بات کی ہے، اتنا مجھے بھی موقع دے دیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! اس وقت سب سے پہلے میں حضرت مولانا عبد الغفور حیدری صاحب کے لیڈر آف دی اپوزیشن بننے کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ مولانا عبد الغفور حیدری اس طرح نہیں ہے کہ ابھی پچھلے ایک دو سال سے آئے ہیں۔ یہ senior parliamentarian ہیں اور سب کا ان پر بھروسہ اور اعتماد ہے۔ اس لیے ہم نے آنکھیں بند کر کے ان کے لیے دستخط نہیں کیے ہیں۔ آنکھیں کھول کر، سوچ سمجھ کر ہم نے ان کے لیے دستخط کیے ہیں۔ میرے علم میں یہ بات آئی ہے، جس طرح دوسرے بھائیوں نے بھی عرض کیا کہ independent کا یہ ہے، وہ ہے۔ میں حیران ہوتا ہوں۔ جب voting کا وقت آتا ہے تو ہمارے ساتھ ہر کوئی رابطہ کرتا ہے۔ پھر فیصلہ ہمارا ہوتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ میں جب کسی اور کی طرف جاتا ہوں تو پھر یہ خیر مقدم کرتے ہیں کہ واہ، واہ! جب میں جمعیت علمائے اسلام یا علماء یا پگڑیوں کی طرف آتا ہوں تو پھر یہ کہتے ہیں کہ نامنظور، نامنظور۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ وقت اس کا نہیں ہے۔ یہ وقت فنانس بل، بجٹ کا ہے۔ جس طرح آپ نے ان کو اپوزیشن لیڈر بنایا، بسر و چشم ان کو تسلیم کرنا چاہیے تھا اور آگے کی سمت بڑھنا چاہیے تھا۔ اس وقت یہ بحث فضول سی ہے اور اگر آپ Orders of the Day پر دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین! میں code of conduct میں چیئرمین کی صوابدید کے بارے میں ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن مجھے نہیں ملا۔ میری نظروں سے گزرا ہے کہ محترم چیئرمین کی یہ

صوابدید ہے۔ اگر ان کے پاس اکثریت نہ بھی ہو تو میرے علم کے مطابق یہ ان کو Leader of the Opposition بنا سکتے ہیں۔ میں نے یہ ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی لیکن مجھے نہیں ملا۔ جناب چیئرمین! یہ بات غلط ہے کہ independent member کا یہ ہے وہ ہے، فلاں ہے، ہمارا ووٹ ہے اور ہم جسے چاہیں دے سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ یہ وقت اس بات کا نہیں تھا، اس وقت Finance Bill پر بحث شروع کرنی چاہیے تھے اور سب کو Leader of the Opposition کے لیے خیر مقدمی کلمات کہنے چاہییں تھے۔ اس کے بعد پھر معمول کی بحث و تمحیص ہونی چاہیے تھی۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی مری صاحب۔

سینیٹر میر محبت خان مری: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرے ساتھیوں نے بہت سی تقریریں کی ہیں، میں اس بارے میں زیادہ نہیں کہوں گا۔ میں حیدری صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ قائد حزب اختلاف بنے ہیں، وہ بلوچستانی ہیں، بلوچ ہیں۔ دوسری طرف میں اپوزیشن کے ساتھیوں کو یہ مشورہ دوں گا کہ خدارا! حیدری صاحب کی قیادت میں متحد ہو کر ایک اچھی اپوزیشن کا کردار ادا کریں نہیں تو اختلافات کی وجہ سے ہماری پارٹی کی صورتحال یہ بنی ہے کہ

اس دل کے ٹکڑے ہزار ہوئے
کوئی یہاں گرا، کوئی وہاں گرا

اگر آپ اختلافات کا شکار ہوئے تو آپ لوگوں کا انجام بھی ایسا ہی ہو گا۔ اس لیے بہتر ہو گا کہ اپوزیشن اپنا کردار ادا کرے اور حیدری صاحب کی قیادت میں کام کرے۔ مہربانی۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ بخاری صاحب، recommendations بارہ بجے تک آنی تھیں۔ آپ وہ move کر لیجیے۔

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari (Leader of the House): As it was earlier announced by the Chair.

آج بارہ بجے تک recommendations آنی تھیں، وہ Senate Secretariat میں آ گئی ہیں۔

I intend to move that all notices relating to the proposals for making recommendations to the Finance Bill 2011 containing the Annual Budget Statement received by the Secretariat from various

members be referred to the Standing Committee on Finance for consideration and report.

(The motion was carried)

جناب چیئرمین: صابر بلوچ صاحب۔

سینیٹر صابر علی بلوچ: جناب! گو کہ میرا تعلق ruling party سے ہے لیکن ایک شفاف چیز کو اتنا controversial بنایا گیا ہے تو جناب چیئرمین! کیوں نہ فاٹا کے ممبران یا independents کی رائے معلوم کی جائے۔ وہ ووٹ دے سکتے ہیں یا نہیں that is a different thing لیکن کم از کم ان کی consent تو لی جائے کہ they will go for whom? وہ اس طرف consent دیتے ہیں یا اس طرف دیتے ہیں تو پھر جناب چیئرمین! جس قسم کی ruling آپ نے۔۔۔

جناب چیئرمین: انہوں نے اپنی consent in writing دی ہوئی ہے۔ میر لشکری صاحب۔

سینیٹر نوابزادہ حاجی میر لشکری رئیسانی: شکریہ جناب چیئرمین۔ یہ سارا issue اس وقت کھڑا ہوا ہے جب آپ نے مولانا صاحب کو Leader of the Opposition بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ میری عرض ہے کہ جن لوگوں نے walk out کیا ہے، وہ بھی سیاسی لوگ ہیں۔ آپ کا فیصلہ تھا اور ہم آپ کو دلائل دے رہے ہیں، یہ ذرا مناسب نہیں ہے کیونکہ آپ کا فیصلہ ہے تو آپ کو دلائل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ میری درخواست ہے کہ تھوڑا سا transparent بنانے کے لیے جو بھائی walk out کر چکے ہیں، پہلے ان کو منا کر لائیں، وہ بھی سیاسی لوگ ہیں، ان کو اگر دلائل سے مطمئن کر لیا جائے تو ٹھیک ہے ورنہ یہ معاملہ ایسے ہی رہے گا۔ میری درخواست ہے کہ ان کی غیر موجودگی میں مناسب نہیں ہے کہ ہم بات کریں اور وہ نہ سنیں۔

جناب چیئرمین: احمد علی صاحب، آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں کیونکہ you should get busy with your Committee now.

سینیٹر احمد علی: یہ سب لوگ ذرا ہٹ کر بات رہے ہیں لیکن actually یہ بجٹ اجلاس ہے، اس میں یہ چیزیں نہیں ہونی چاہییں۔ بہرحال ہو رہی ہیں، ٹھیک ہے لیکن جناب! مسئلہ ہے کہ کمیٹی کے پانچ ممبران walk out پر ہیں، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جو کمیٹی کے ممبران

ہیں، ان سے کہیں کہ پلیز جا کر Committee meeting attend کریں تا کہ quorum پورا ہو جائے۔ ایسا نہ ہو کہ وہاں پر کورم ٹوٹ جائے اور کمیٹی function نہ کر سکے۔ میری آپ سے صرف یہ درخواست ہے کہ آپ ممبران کو یہ کہہ دیں۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک بہت sensitive اور اہم سوال ابھرا ہے لہذا میری یہ گزارش ہو گی کہ آپ جلد بازی میں اس کا فیصلہ نہ کریں۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس House میں بڑی طویل بحث ہوئی ہے اور ایک بحث اعتزاز احسن صاحب اور میں نے کی تھی اور وہ بحث غالباً دو ہفتے چلی تھی۔ اب کے President of Pakistan اس وقت سینیٹر بنے تھے۔

جناب چیئرمین: وہ proceedings نکال لیتے ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: اس میں بڑی طویل بحث ہوئی اور سب لوگ بڑی تیاری سے آئے۔ میں اس کا حوالہ اس لیے دے رہا ہوں کہ یہ یہاں کی روایت رہی ہے کیونکہ اس سوال کا بڑا impact پڑتا تھا کہ whether a person becomes a senator before taking oath or after taking oath. اسی طرح سے یہاں پر اس وقت جو بحث چھڑی ہے، آپ کے فیصلے کا بھی ایک long term impact پڑے گا۔ لہذا میری آپ سے گزارش ہے کہ اس House میں بہت سے قانون دان وسیم سجاد صاحب، ایس ایم ظفر صاحب، پروفیسر خورشید صاحب، ظفر علی شاہ صاحب، honourable Leader of the House خود موجود ہیں I would also like to assist you.

جناب چیئرمین: سواتی صاحب بھی ہیں۔ He is also LLM

سینیٹر میاں رضا ربانی: آپ اگر ان سب کو ایک آدھ دن کا وقت دیں کہ یہ تیاری کر لیں اور وہ آپ کے سامنے اپنے دلائل رکھیں to assist you تو میں سمجھتا ہوں کہ بہتر رہے گا۔ جناب! کیونکہ اس میں کافی قانونی نکات ہیں۔

جناب چیئرمین: میں نے پہلے کہا ہے کہ lot of legal implications, complications ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: ایک بات سرسری طور پر آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، میرے ذہن میں اس وقت بیٹھے ہوئے چند سوالات جو ابھر کر سامنے آتے ہیں، وہ یہ ہیں کہ single party کے تصور اور Article 63 (A) کی بات بھی کی گئی، وہ اپنی جگہ درست ہے۔ اس پر Kaul کی observations بھی ہیں اور ویسے بھی ایک بات درست ہے لیکن اس سے ایک دوسری offshoot آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر کسی پارٹی کے کچھ ممبران کو Chair recognize کر دے اور ان کو opposition کی سیٹوں پر بیٹھنے کی اجازت دے دی جائے تو پھر اس کی کیا flow implications کرتی ہیں۔ اس پر بھی Kaul نے سرسری سی بات کی ہے کہ اگر ان کی یہ recognition ہو جاتی ہے، ویسے single party ہے لیکن اگر single party کے کچھ ممبران یہ درخواست دیتے ہیں کہ ہم opposition benches پر بیٹھنا چاہتے ہیں اور Chair ان کو وہ privilege دے دیتی ہے تو آیا وہ as a separate group recognize ہو گئے یا نہیں؟ آیا ان کو وہ مراعات جو اپوزیشن کو ملتی ہیں، ملیں گی یا نہیں؟ یہ ایک اہم سوال اٹھے گا اور اسی سے related جناب چیئرمین! اگر آپ Rule 2 جس کا تعلق Leader of the Opposition سے ہے، اس کی روشنی میں پڑھیں تو وہ یہ کہتا ہے کہ "Leader of the Opposition means a member of a House who in the opinion of the Chairman of the Senate (i.e. yourself) is for the time being the leader of the members in Opposition, in Opposition to the Government" میں نے تو نہیں پڑھے لیکن ان کے جو خط آپ نے ابھی House میں پڑھے، جن میں انہوں نے یہ بات کہی کہ ہم Opposition benches پر بیٹھنا چاہتے ہیں، اس میں انہوں نے یہ intent واضح طور پر کہا کہ ہم حکومت کی Opposition میں بیٹھ رہے ہیں اور حکومت کی اپوزیشن میں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا اہم اور legal نکتہ ہے جس پر ہمارے جو leading وکلاء اور honourable Senators یہاں موجود ہیں، آپ کی مدد کے لیے اس پر ان کی آراء بہت ضروری ہوں گی۔

جناب چیئرمین! ہمیں جو دوسرا نکتہ دیکھنا ہو گا وہ یہ ہے کہ is there a difference between an independent member and a group of independent members and if there is a difference between an independent member and a group of independent members, then what is that difference and whether and what facilities flow there

from. So this is another question which I think is very important which needs to be looked at.

جناب چیئرمین: میاں صاحب یہ point بھی جو ابھی اٹھ رہا ہے دیکھنا پڑے گا کہ the right of an independent.

Senator Mian Raza Rabbani: That is right sir. What I meant by facilities was including what are their rights.

Mr. Chairman: Rights and duties, see then there are their rights, their duties this is jurisprudence.

Senator Mian Raza Rabbani: I couldn't agree with you more.

Mr. Chairman: Thank you.

Senator Mian Raza Rabbani: This question has to be looked at that what are the rights and duties of an independent member and as a group, if it is a group of individual member and whether there is any differentiation. Sir, lastly I think that point was raised by my very senior colleague for whom I have a lot of respect and that is Zafar *sahib* but I think that tentatively, I perhaps could not have totally agree with him on that point and that is the right of free franchise. If we are to subscribe to the right of free franchise then what we would again have to look at this that whether in one House can there be two distinctions between same members that on one set of members there is a restriction on the right of the vote and on the other set of members there is a right of free franchise and there is no restriction in the exercise of their right of vote.

So, I think these and other very important questions of law are involved and I think that we are a very mature House, we have the benefit of yourself being the Chair and if you are assisted

properly. I think this is an issue which we can solve amongst ourselves and I think the Parliament must show the maturity that no matter how technical or hyper technical question is, the Parliament is itself capable of solving it. Therefore, I would humbly request you that you kindly give us a day or two so that we can come prepared on these issues and we can assist you.

Mr. Chairman: You want that discussion to take place in the House or in the Chamber.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I think, it would be better, if it takes place in the House because let it be the property of the people and let the people see the positive side of the Parliament also. I mean, they hear us shouting no and yes,

ایک علمی اور قانونی بحث Parliament میں ہورہی، اس کو بھی دیکھیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس House کے وقار کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔

جناب چیئرمین: اس کے لیے time period fix کرنا پڑے گا کیونکہ بجٹ کی recommendations جاتی ہیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! میرا خیال ہے کہ اگر آپ Thursday or Friday سے شروع کردیں۔

Mr. Chairman: You got a good suggestion let us work on it as far as the timings are concerned which is suitable and convenient to everyone.

ٹھیک ہے۔ جی بخاری صاحب۔

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: Thank you Mr. Chairman.

رضا ربانی صاحب نے جو تجویز دی ہے، میں اس کے بارے میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ the House is to be proceeded in accordance with the rules. Once a decision has been taken by the Chair and we have to see that

decision can be reviewed and if it can be reviewed, under what یہ بھی دیکھنا provision of the Constitution and what provision of the law. it must be based on certain Rules as پڑے گا کہ آپ ایک فیصلہ کرنے چلے ہیں تو پہلی given in the Rules of Procedure or provided in the Constitution, بنیادی بات یہ ہے کہ اس پر Chair کو assist کرنا کہ ہم کس provision کے تحت اس کو review کرنے جا رہے ہیں، یہ پہلی بات ہے۔ دوسری بات ہے، it is a matter of argument.

جناب چیئرمین: میاں صاحب! براہ مہربانی یہ point بھی note کر لیں، primarily objection of this کہتے ہیں کہ maintainability of the petition.

Senator Syed Nayyer Hussain Bokhari: Exactly, not only on the desire of any member a thing would be reviewed, there must be some specific provision or any inherent past

کی بات ہے تو پھر وہ بھی بتائی جائے تو یہ پہلی بات ہے کہ آیا یہ review ہو سکتا ہے کہ نہیں ہو سکتا ہے۔ Secondly rule 49 کو بھی مدنظر رکھ لیا جائے a decision taken by our Secretariat or by the Chairman, can it be discussed in the House or not, that can be examined in the light of the provisions already existing in the rules. جو rules میں definition کی clause ہے، اس میں دو بنیادی باتیں ہیں کہ

it is a discretion of the Chairman, the same discretion was with the Speaker National Assembly. They have fortunately changed the rules over there but our rules are the same which was previously existing and there has been no change, if you have comparison with the rules of the National Assembly and the Senate.

اب اس میں ہے کہ there is sole discretion with the Chairman and he has to exercise that discretion, it does not find mention of voting. یہاں پر voting کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ if we ought to make an opinion what method a chairman would adopt. اس کا ذکر کہیں Rules میں نہیں ہے کہ اپنی

opinion form کرنے کے لیے کونسا method adopt کیا جائے۔ Obviously انہوں نے leader کو appoint کرنا ہے، میں اس کی wordings دوبارہ پڑھ دیتا ہوں جس کو بار بار پڑھا بھی گیا، means a member of the Upper House who in the opinion of the Chairman of the Senate is for the time being the Leader of the members in Opposition to the Government in that House. So, who has to determine that who is the Leader of the Opposition or who is the Leader of the members of the Opposition that is to be determined by the Chairman and that is to be determined on the bases of the strength, what was the strength which was in favour of Molana Abdul Ghafoor Haideri and what was the strength which was in favour of Mr. Ishaq Dar and that has to be determined, if you come to a conclusion that A is the Leader of the Opposition or B is the Leader of the Opposition. The only thing is that the issue of a right of a vote whether that can be taken away from any individual member or whether an individual member not being as the part and parcel of a political party whether he can go against the desires, the wishes of his parliamentary leader that has to be determined. If you examine what is the position of PML (N) or PML (Q) in the Senate what in my knowledge that is 21...

جناب چیئرمین: بخاری صاحب! اس point پر میں آپ سے عرض کروں کہ ابھی ہارون صاحب نے خود فرمایا ہے کہ وہ PML(Q) کے اندر ہیں اور ان کے party Leader چوہدری شجاعت صاحب ہیں۔ میں آپ کو یہ بھی واضح کر دوں کہ جب انہوں نے درخواست دی تھی کہ وہ ادھر بیٹھنا چاہتے ہیں۔ میں نے ان کو جو نشستیں دیں، اس کی دو وجوہات تھیں، ایک یہ تھی کہ Government side پر کوئی seat باقی نہیں رہی تھی اور کچھ Treasury کے لوگ بھی Opposition side پر accommodate کیئے۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ ان ممبران نے خود خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ Opposition side پر بیٹھنا چاہتے ہیں، PML(Q) کے اندر رہتے ہوئے، یہ بات انہوں نے لکھی تھی کہ وہ اس طرف بیٹھنا چاہتے ہیں تو ان دو وجوہات کو سامنے رکھتے ہوئے میں نے ان کو seats دیں۔ اب

اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ میں نے ان کو بطور Opposition accept کر لیا ہے۔ اب میاں صاحب نے جو point raise کیا ہے، اگر وہ بیٹھ گئے ہیں کیا وہ Opposition کے ہو گئے ہیں؟ یہ بھی سوچنے والے بات ہے، مگر seats دینے کا مقصد یہ نہیں تھا کہ میں ان کو accept کر رہا ہوں کہ they are the Opposition members.

سینیٹر سید نیر حسین بخاری: جناب! میری submission ہے کہ اگر آپ Article 51 کو بھی دیکھ لیں کہ جو لوگ independent elect ہو کر آتے ہیں، they have been given a specific time اگر by that time وہ کوئی political party join کر لیتے ہیں تو وہ اس political party کی strength بن جاتے ہیں، اگر by that fixed time کسی political party کو join نہیں کرتے تو they remain independent. Now, it is discretion of the independent either at one stage he wants to support the government on any issue, that is his discretion and at other stage if he wants to oppose the government جب وہ independent ہے تو اس کے پاس یہ گنجائش تو ہے کہ وہ جدھر چاہے اپنی رائے کا استعمال کرے لیکن آپ اسے یہ مجبور نہیں کر سکتے کہ آپ نے فلاں وقت پر فلاں issue پر گورنمنٹ کو support کیا تو آج آپ اپوزیشن کو support نہیں کر سکتے یا فلاں وقت آپ نے اپوزیشن کو support کیا تو آج گورنمنٹ کو support نہیں کر سکتے، this is sole discretion of that particular member. اب میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ طے کرنا کہ whether he is a part of a certain political party or not. Whether that comes under the domain of Chairman Senate or it comes under the domain of some other institution, organization. Whether Election Commission would be dealing that issue or the Chairman Senate would be dealing that issue.

These are the things which are to be examined but my submission is that let us examine once a decision has been taken. Whether that decision could be agitated in this House and under what provisions of law it could be agitated and whether it could be reviewed and under what provisions of rules it could be reviewed. This is to be seen by the Chairman.

Mr. Chairman: Thank you. Now we should start the debate. Yes, Mr. Swati.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Thank you very much, Mr. Chairman! I think, I want to support the contention just narrated and stated by the honourable Leader of the House. There are some precedents in this particular House, when I was sitting in 2003 and in your Chair Mr. Somroo was sitting as a Chairman. We were 19 MMA members and we had the support of another four members, making a 23 and after a long discussion and lapse of a long period of time, honourable Raza Rabbani was in the opinion of Chair, let me specify again, in the opinion of Chair, it was decided that he is going to lead with having only 6 members of the PPP, 6 members in the light contention and the decision of the Chair, he was elected as the honourable Leader of the Opposition. Rule 2 is very specific that in the opinion, I am not going to take any longer but I think the time is very very important now that we need to discuss budget and the recommendation as the honourable member of Finance Committee just said it. I think without wasting anymore time, the ruling has already been given by the Chair, we can address this particular issue without hurting anybody's statement or without contradicting anybody's statement, I think we can discuss this issue anytime, in spare time, in your office or some other place but I think the House time should be devoted completely for the discussion on the budget because that is very important. Whole country is looking up to us that the time of the Upper House is going to be wasted. I think this is the time that you need to give us the ruling sir, that we need to start preparing our speeches, preparing our arguments for which we have been elected as a member of the Upper House. The ruling of the Chair

has already been given, if at all it needed to be changed and I think we need to spare some other time, outside this particular House but the whole time should be given as per rule, as per mandate of the Constitution, as per mandate of the Rules of Procedure to the budget speeches and budget for which we are here now. Thank you very much.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ چلیئے اب بجٹ پر آجاتے ہیں۔ جی زاہد صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! اس پر پھر کیا decide ہوا؟

جناب چیئرمین: ابھی decide کریں گے، کافی چیزیں سامنے آگئی ہیں۔

(اس موقع پر ایوان میں آذان ظہر سنائی دی)

جناب چیئرمین: اب بجٹ پر آتے ہیں، اگر کوئی ممبر بولنا چاہے تو start کر دیتے ہیں یا کل کے لیے adjourn کرلیں، ہاؤس کا جو sense ہو۔

سینیٹر احمد علی: جناب چیئرمین! میں start کر دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی احمد علی صاحب بولئیے۔ ان کی speech کے بعد adjourn کریں گے۔

سینیٹر احمد علی: جناب چیئرمین! میں کافی rules کی violation دیکھ رہا تھا، budget session میں سوائے بجٹ کے کوئی اور چیز نہیں ہوتی، ہم آٹھ سال سے یہ چیز دیکھتے آئے ہیں مگر ہو گئی۔ کورم کا بھی مسئلہ کھڑا ہے مگر اسے بھی کوئی نوٹ نہیں کرتا۔ بہر حال چل رہا ہے، چلنے دیں۔

جناب والا! بات یہ ہے کہ بجٹ آگیا، opinion بڑی divided ہے، کچھ کو پسند آتا ہے اور کچھ کو پسند نہیں آتا، بحث کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ بہت سی positive suggestions دی گئیں لیکن issue یہ نہیں ہے، issue یہ ہے کہ خرچے زیادہ ہیں اور income کم ہے۔ اگر ordinary طریقے سے دیکھیں تو گھر کا بھی جب بجٹ بنتا ہے تو اسی میں بیگم صاحبہ کو manage کرنا پڑتا ہے، اگر وہ اس میں manage نہیں کر رہی ہے تو پھر اس کو borrow کرنا پڑتا ہے اور جب borrow کرنا پڑتا ہے تو یاد رکھیں کہ وہ borrow واپس کرنا ہوتا ہے، یہ نہیں ہوتا کہ borrow پر بیٹھ جائیں۔ ہمارے ہاں یہی کچھ

ہیں کہ ہم نے اپنے خرچوں کو بڑھایا ہوا ہے۔ میں حیران ہوں کہ سینیٹ کے technical issues خرچوں کو کم کرنے کی بجائے شاید کچھ increase کر دیا گیا ہے۔

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: جناب چیئرمین! میں معذرت کے ساتھ مداخلت کروں گا کہ اس وقت کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ سردار صاحب! دیکھ لیتے ہیں۔ جی counting کر لیجیئے، rules کو follow کیجیئے۔ Let the bells be rung. ہو سکتا ہے دو ممبر آجائیں یا پھر جو rules کہتے ہیں۔

(اس موقع پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: میرے خیال میں دو لوگ تو آگئے ہیں۔ سردار صاحب! کورم پورا ہو گیا ہے۔ میاں صاحب اور ڈوگر صاحب آگئے ہیں۔ جی احمد علی صاحب۔

سینیٹر احمد علی: شکریہ، جناب چیئرمین! اچھے خاصے خیالات کو disturb کر دیا گیا لیکن میں کوشش کرتا ہوں کہ وہیں سے start کروں جہاں سے disturb ہوا۔

جناب چیئرمین: اگر آپ کے خیالات disturb ہوئے ہیں تو یہ سردار صاحب کی غلطی ہے ہماری نہیں۔

سینیٹر احمد علی: اب problem یہ آرہی ہے کہ خرچے زیادہ ہیں اور income کم ہے۔ اب اس income کو generate کرنے کے لیے different resources کو tag کیا جاتا ہے، ایک تو resource یہ ہے کہ ہم اپنے taxes کو بڑھائیں اور اسے cover کریں، مگر فی الحال اس قوم کا مزاج ایسا ہے کہ وہ ٹیکس نہیں دینا چاہتی۔ دوسرا یہ ہے ہم borrowing کریں اور اس سے حکومت کے خرچوں کو پورا کریں جو بڑا برا طریقہ ہے۔ مگر ایک چیز آپ نوٹ کریں کہ 800 billion deficit eight hundred billion, deficit اگر بجٹ کے اندر نظر آرہا ہے ۔ یہ قوم servicing servicing میں خرچ کرے گی تو باقی ان کے پاس کیا بچے گا 800 billion,500 billion,370 billion, PSDP 250 billion, آپ نے جتنا بجٹ بنایا جو billion 1950 ہے وہ تو ختم ہو گیا۔ اب آپ کے پاس ایک ہی option ہے ظاہر ہے آپ borrowing کی طرف جانے والے ہیں۔ اس سال بھی مہنگائی کا scenario جاری ہے اور آئندہ سال بھی رہے گا اگر یہی ہوا تو۔ ہم نے ان کو

بڑی positive suggestions دی تھیں، چیمبرز نے اور فیڈریشن نے بھی دی تھیں اور individual نے بھی دی تھیں ، ان کو سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ جناب جہاں پر یہ holes ہیں ان کو plug کریں تا کہ آپ کا proper revenue طریقے سے generate ہو سکے لیکن ایسا لگتا ہے کہ یا تو حکومت کی مجبوریاں ہیں کہ وہ یہ نہیں کر سکتے ہیں یا کرنا نہیں چاہتے لیکن یہ بات بالکل طے ہے کہ اگر اس قوم نے کھڑا ہونا ہے جیسے کہ انگریزی میں کہتے ہیں 'my own two feet تو آپ کو belt tight کرنی پڑے گی اور ٹیکسز کو جمع کرنا پڑے گا۔ آرٹیکل ۲۵ بہت بڑا chapter ہے جو کہتا ہے کہ سارے لوگ equal ہیں all Pakistani Citizens are equal اور ساتھ میں یہ بھی کہتا ہے ایک particular sector ٹیکس نہیں دے گا۔ وہ بھی آپ نے fourth schedule میں ڈال دیا۔ میں اس پر بڑا پریشان ہو جاتا ہوں کہ یہ کس قسم کی anomaly ہے کہ آدھے لوگ دیں اور آدھے نہ دیں۔ 70% نہ دیں اور 30% دیں تو 30% پر ملک نہیں چلتے۔ ملک تب چلتا ہے جب سب لوگ ٹیکس دیں۔ میں نے وزیر اعظم صاحب کو suggest کیا تھا کہ anybody who is earning more than 300,000 اس وقت یہی تھا اس کو tax net میں آنا چاہیے۔ اس میں یہ سوال نہیں ہے کہ وہ وکیل ہے، وہ ڈاکٹر ہے، اس میں یہ سوال نہیں ہے کہ وہ صنعتکار ہے، اس میں تنخواہ دار کا سوال نہیں ، Agriculturist کا بھی سوال نہیں ہے یہ Federal system of taxes ہے جس کو جب تک آپ implement نہیں کریں گے اس وقت تک آپ کے ساتھ یہ scenario continue رہے گا لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ Cabinet نے اس کو refuse کر دیا۔ یہ بڑی سوچ کی بات ہے کہ اگر کابینہ نے واقعی refuse کیا ہے تو اب وقت آگیا ہے کہ یہ چیز سپریم کورٹ میں چیلنج ہو جانی چاہیے کیونکہ اس طرح ملک نہیں چلا کرتے۔ ملک چلانے کے لیے سب کو equal footing پر ٹیکس دینا پڑے گا۔ اس کے علاوہ ان سے ہم نے کسٹم پر بات کی کہ جناب والا! آپ یہ جو over invoicing and under invoicing کا چکر ہے اس کو آپ plug کریں otherwise یہ custom duty میں بہت بڑے مسئلے مسائل کھڑے ہوں گے۔ ہم نے ان کو اور بہت ساری positive suggestions دی ہیں لیکن ایسا لگتا ہے کہ ایک suggestion کو بھی وہ بجٹ میں ماننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اب یہ ساری تجاویز سینیٹر صاحبان کی ہمارے سامنے ہیں جس میں ، میں دیکھ رہا ہوں ، بڑی بڑی positive suggestions ہیں لیکن unfortunately سینیٹ یا سینیٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی ایک recommendatory body ہے وہ recommend کر کے ہمیں بھیج دے گی ، آپ اس کو آگے

بھیج دیں گے اور وہ مانے یا نہ مانے یہ قومی اسمبلی کا کام ہے۔ آٹھ سال سے میں اس کمیٹی میں کام کر رہا ہوں اور مجھے اس دفعہ بڑا افسوس ہوا ہے کہ non party basis پر ہم کام کرتے چلے آئے ہیں اس دفعہ مجھے پارٹی ازم نظر آگیا ہے کہ لوگوں نے واک آؤٹ کرلیا اور میرے لیے یہ بہت بڑا sad time ہے کہ میں اس کمیٹی کو head کر رہا ہوں اور میں یہ نہیں سمجھ پا رہا ہوں کہ آخر آٹھ سال تک یہ non party پر کیسے چل رہا تھا۔ اگر اس دفعہ party basis پر بجٹ کو لے کر چلنا ہے یا اپنی committee recommendations دے گی۔ آپ کا بہت شکریہ کیونکہ تین بجے میں نے اس کمیٹی کو سنبھالنا ہے اس کے بعد وقتاً فوقتاً آپ کو ضرورت پڑی تو میں بتاتا رہوں گا کہ کیا progress ہو رہی ہے۔

Mr. Chairman: Thank you Ahmed Ali *Sahib* very kind of you. The House stands adjourned to meet again on Wednesday, the 8th June, 2011 at 1030 a.m. Thank you.

[The House was then adjourned to meet again on Wednesday, the 8th June, 2011, at 10:30 a.m.]